

(17) QURAN AND CONTEMPORARY KNOWLEDGE ON STATUS OF HUMAN BEING

انسانی حیثیت کے بارے میں قرآن اور عصری علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(1). INTRODUCTION: تعارف:

Our previous posts from serial one to sixteen are available on our free website www.Elmdeen.com which was launched five months ago. Till today, there are 19,000 visitors which are shown on the last page of website. Articles and texts on knowledge of DEEN based on QURAN are being added day to day. Here we will study “Quran and Contemporary knowledge on “Status of Huma Being.” “Our nature and quality of deeds mostly depend on our intention and level of knowledge.”

سلسلہ وار پہلی سے پندرہویں قسط تک کی ہماری گزشتہ تحریریں ہماری اس مفت ویب سائٹ پر دستیاب ہیں جسے پانچ ماہ قبل لانچ کیا گیا تھا۔ اب تک یہاں 18,000 وزیٹرز (ملاحظہ کرنے والے) آچکے ہیں، جن کی تعداد ویب سائٹ کے آخری صفحے پر دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں قرآن پر مبنی دینی معلومات پر مشتمل مضامین اور تحریریں روزانہ کی بنیاد پر شامل کی جا رہی ہیں

یہاں ہم "انسان کے مقام و مرتبے کے بارے میں قرآن اور عصری علوم" کا مطالعہ کریں گے ماری نوعیت اور اعمال کا معیار زیادہ تر ہماری نیت اور علم کی سطح پر منحصر ہے۔ [www.Elmdeen.com]

In Islamic philosophy, faith and knowledge are interdependent, mutually reinforcing variables, rather than one being entirely dependent on the other. The traditional scholastic view, famously articulated by scholars like Al-Ghazali and Ibn Taymiyyah, is that faith requires a baseline of knowledge to exist, while knowledge requires faith to achieve its ultimate purpose.

اسلامی فلسفے میں ایمان اور علم باہمی طور پر منحصر اور ایک دوسرے کو تقویت دینے والے عناصر ہیں، نہ کہ ان میں سے کوئی ایک مکمل طور پر دوسرے کا محتاج ہو۔ روایتی علمی و فکری نقطہ نظر جسے امام غزالی اور ابن تیمیہ جیسے علماء نے نمایاں طور پر بیان کیا ہے — یہ ہے کہ ایمان کے وجود کے لیے علم کی ایک بنیادی سطح درکار ہوتی ہے، جبکہ علم کو اپنے حتمی مقصد کے حصول کے لیے ایمان کی ضرورت ہوتی ہے۔

Knowledge (Alaqa-1-5), Taqwa and righteousness (Baqra-2:177) are mainly the three virtues which are everlasting, are sent forth and are left behind during life and after life. Similarly, ignorance, greed, pride, misunderstanding and sins are vices that are sent forth and are left behind. [Note: Not education but knowledge is mentioned here. Education is the lowest stage of Knowledge.]

علم (علق-1-5) اور راستبازی (بقراء-2:177) بنیادی طور پر وہ دو خوبیاں ہیں جو ابدی ہیں، آگے بھیجی جاتی ہیں اور زندگی کے دوران اور زندگی کے بعد پیچھے رہ جاتی ہیں۔ اسی طرح جہالت، غلط فہمی اور گناہ وہ برائیاں ہیں جو آگے بھیجی جاتی ہیں اور پیچھے رہ جاتی ہیں۔ [نوٹ: یہاں تعلیم نہیں بلکہ علم کا ذکر ہے۔ تعلیم علم کی نچلی ترین منزل ہے۔]

Hajj-22:54. “And so **those who were given knowledge may know(learn) that it (Quran) is the truth** from your Lord and [therefore] **believe** in it, and their hearts **humbly submit to it (Quran)**. And indeed is Allāh, the Guide of those who have believed to a straight path.” — Saheeh International

وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ
And that may know those who have been given the knowledge that it the truth (is) from your Lord and they believe in it

فَتُخْجِتْ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادٍ لِلَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
And may humbly submit to it their hearts And indeed Allah surely (the) (is) Allah And indeed their hearts to it and may humbly submit those who (of) believe those who (of) Straight a Path to believe those who (of)

Translation by Ibn Kathir:

○ اور اس لئے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا

ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ حیرت سے سراسر حق ہی ہے پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل ان کی طرف جھک جائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان دہندوں کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے ○ (Hajj-22:54)

Islam is neither: belief without action nor action without correct belief.

Rather: Correct faith → righteous action → good consequences.

اسلام نہ تو عمل کے بغیر محض عقیدہ ہے اور نہ ہی درست عقیدے کے بغیر محض عمل۔ بلکہ: درست عقیدہ ← نیک عمل ← اچھے نتائج

Knowledge is the seed of Faith: You must first know that a Creator exists to believe in Him.

Faith is the container for Knowledge: Faith provides the moral framework and purpose that prevents knowledge from becoming destructive.

علم ایمان کا بیج ہے: کسی خالق پر ایمان لانے کے لیے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ خالق موجود ہے۔ ایمان علم کا ظرف (یا پناہ گاہ) ہے: ایمان وہ اخلاقی ڈھانچہ اور مقصد فراہم کرتا ہے جو علم کو تباہ کن بننے سے روکتا ہے

Knowledge → recognition of truth → faith → humility/submission.

علم ← سچائی کا ادراک ← ایمان ← عاجزی/سپردگی

The Quran defines faith(belief) as a holistic combination of deep internal conviction, verbal affirmation, and righteous actions that stem from the heart. نیک اعمال قرآن کریم ایمان کی تعریف گہرے باطنی یقین، زبانی اقرار اور دل سے پھوٹنے والے نیک اعمال کے ایک جامع امتزاج کے طور پر کرتا ہے۔

DEFINITION OF BELIEF AND MOMIN: ایمان اور مومن کی تعریف

Huzurat-49:15. “The believers are only the ones who have believed in Allah and His Messenger and then doubt not but strive with their wealth and their lives in the cause of Allah. It is those who are the truthful.”[Sahh International]

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (15) (are) the truthful [they] Those (of) Allah (the) way in and their lives with their wealth but strive doubt (do) not then and His Messenger in Allah believe (are) those who the believers Only

مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر دل سے یقین کریں پھر شک نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں یہی سچے اور راست گو ہیں

Explanation by Ibn Kathir: but strive for the cause of Allah with their wealth and their lives, meaning, they gladly gave away their life and the most precious of their wealth in obedience to Allah as a means of seeking His pleasure.

ابن کثیر کی وضاحت: بلکہ وہ اپنے مال اور اپنی جانوں کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں؛ یعنی انہوں نے اللہ کی اطاعت اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر خوشی خوشی اپنی جانیں اور اپنا بیش قیمت مال دے دیا

(2): BACKGROUND: پس منظر

CREATION OF UNIVERSE: کائنات کی تخلیق

The Qur'an speaks extensively about the creation of the universe (السموات والأرض) to show Allah's power, wisdom, and purpose. The purpose of creation centers on (i) Allah's Governance of His Universe, (ii) worshipping Allah, (iii) knowing Allah and attaining His pleasure (iii) testing deeds and leaving legacy and (iv) establishing accountability of reward and punishment (jaza and Saza-- جزا اور سزا)

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت اور مقصد تخلیق کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات (آسمانوں اور زمین) کی تخلیق کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کرتا ہے۔ تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنی کائنات کے انتظام و انصرام، اس کی عبادت، اس کی معرفت اور اس کی رضا کے حصول کے گرد گھومتا ہے؛ نیز اس میں اعمال کی آزمائش، ایک ورثہ چھوڑنا اور جزا و سزا کے نظام کا قیام بھی شامل ہے

Hashr-59:24. “He is Allāh, the Creator,¹ the Producer,² the Fashioner;³ to Him belong the best names.⁴ Whatever is in the heavens and earth is exalting Him. And He is the Exalted in Might, the Wise.⁵

— Saheeh International. [Footnote – 3. i.e., He who gives every creation its particular form].

هُوَ اللَّهُ الْخَلَّاقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (24) the All-Wise (is) the All-Mighty And He and the earth the heavens (is) in whatever Him Glorifies the beautiful (are) the names For Him the Fashioner the Inventor the Creator (is) Allah He

وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا بنانے والا صورت بخشنے والا اسی کے لیے ہیں نہایت اچھے اچھے نام ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب ہے حکمت والا

PURPOSE OF CREATION:

Zariyat-51:56. “I have only created Jinn and humankind that they may serve (worship) Me.”

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (56) that they worship except and the mankind the jinn I have created And not Me

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرتے رہیں

Dukhan-44:39. “We did not create them (heaven and earth) except in truth (for purpose), but most of them (pagans) do not know. — Saheeh International. [Simila verse-Sad- 38:7]

مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (39) know (do) not most of them but in [the] truth but We created both of Not them

ہم نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزوں کو محض عبت کرتے ہوئے پیدا نہیں کیا ○ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ ہی پیدا کیا ہے ہاں البتہ ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں ○

PURPOSE IS TO TEST WHO IS BEST IN DEED:

Mulk- 67:2. “He Who created Death and Life that He may try (test you) which of you is best in deed: and He is the Exalted in Might, Oft-Forgiving.” [Yusuf]

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (2) the Oft-Forgiving (is) the All-Mighty And He (in) deed (is) best which of you that He may test you

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون کون کا کام نیک ہے؟ جو غالب اور بخشنے والا ہے ○

Before coming to main topic, let us understand and refresh some related terms: (i) Misconception of Predestination (Taqdeer) and (ii) Sunnatullah - Law of cause and effect.

اصل موضوع کی طرف آنے سے پہلے، اُنہیے کچھ متعلقہ اصطلاحات کو سمجھیں اور تازہ کریں: ؛ تقدیر کے بارے میں غلط فہمی؛ اور 'سنت الہی' یعنی سبب اور نتیجے کا قانون

(2)-(i): Misunderstood interpretation of Quran Verses on Predestination and Pillars:

تقدیر اور ارکان دین سے متعلق قرآنی آیات کی غلط فہم پر مبنی تشریح

As per Cambridge Dictionary meaning of predestination (تقدیر) is: *the belief that people have no control over events because these things are controlled by God or by fate or destiny or Taqdeer.*

In religious terms, predestination is the belief that everything that happens has already been determined by God — He's got a master plan, and there's no deviating from it.

Qadar (Arabic: قدر) meaning literally "power", but translated variously as: "fate", "divine fore-ordainment", "predestination," decide, ordain, "divine decree", "decree" of Allah" is the concept of divine destiny in Islam.

Qadar (قدر) is the Arabic word for Destiny. Qada' is the Arabic word for Decree. Essentially, Destiny is what Allah has decreed.

Fate means: final outcome; a power that some people believe causes and controls all events so that you cannot change or control the way things will happen.

Destiny also called fate is a predetermined course of events. It may be conceived as a predetermined future whether in general or of an individual.

Will: the faculty by which a person decides on and initiates action, *the act or process of using or asserting one's choice.*

Decree: **an order having the force of law by judicial decree.**

The WILL OF GOD (or al-qadar; the divine will and decree) includes everything that God desires or wishes to happen in heaven and on earth.

The Decree of Allah is written in Al-Lawh Al-Mahfuuz before the creation of the universe. This destiny written in the preserved tablet is never changed and encompasses everything that will be. Allah made a divine decree after the creation of Adam.

کیمرج لغت کے مطابق تقدیر (تقدیر) کے معنی ہیں: یہ عقیدہ کہ واقعات پر لوگوں کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ چیزیں خدا یا تقدیر یا تقدیر کے زیر کنٹرول ہیں۔

مذہبی اصطلاحات میں، تقدیر یہ عقیدہ ہے کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ پہلے ہی خدا کی طرف سے طے شدہ ہے۔ اس کے پاس ایک ماسٹر پلان ہے، اور اس سے کوئی انحراف نہیں ہے۔

قدر (عربی: قدر) کا لفظی معنی ہے "طاقت"، لیکن مختلف طریقے سے ترجمہ کیا گیا ہے: "قسمت"، "خدائی پیشگی حکم"، "قدر تقدیر"، فیصلہ، حکم، "خدائی فرمان"، "اللہ کا فرمان" اسلام میں تقدیر کا تصور ہے۔

قدر (قدر) تقدیر کے لیے عربی لفظ ہے۔ قضا عربی کا لفظ ہے فرمان کے لیے۔ بنیادی طور پر تقدیر وہی ہے جو اللہ نے مقرر کی ہے۔ قسمت کا مطلب ہے: حتمی نتیجہ؛ ایک ایسی طاقت جس پر کچھ لوگ یقین رکھتے ہیں کہ تمام واقعات کا سبب بنتا ہے اور اسے کنٹرول کرتا ہے تاکہ آپ چیزوں کے ہونے کے طریقے کو تبدیل یا کنٹرول نہ کر سکیں۔

تقدیر جسے تقدیر بھی کہا جاتا ہے واقعات کا ایک پہلے سے طے شدہ کورس ہے۔ اسے پہلے سے طے شدہ مستقبل کے طور پر تصور کیا جا سکتا ہے چاہے وہ عام طور پر ہو یا فرد کا۔

مرضی: وہ فیکلٹی جس کے ذریعے کوئی شخص فیصلہ کرتا ہے اور کارروائی شروع کرتا ہے، کسی کی پسند کو استعمال کرنے یا اس پر زور دینے کا عمل یا عمل۔

فرمان: عدالتی حکم نامے کے ذریعے قانون کی طاقت رکھنے والا حکم۔

خدا کی مرضی (یا القدر؛ خدائی مرضی اور فرمان) میں وہ سب کچھ شامل ہے جو خدا چاہتا ہے یا چاہتا ہے آسمان اور زمین پر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان الہی المحفوظ میں کائنات کی تخلیق سے پہلے لکھا ہوا ہے۔ محفوظ شدہ گولی میں لکھی ہوئی یہ تقدیر کبھی نہیں بدلی جاتی اور اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ایک آسمانی حکم صادر فرمایا۔

Predestination (Taqdeer) or Divine Destiny is one of Islam's six articles of faith, along with belief in the Oneness of Allah, the Revealed Books, the Prophets of Islam, the Day of Resurrection and Angels. Six Articles of Faith and Five Pillars of Islam are basic and necessary principles of Islam but not sufficient and complete Islam. Islam is much broader than these two principles and pillars. Quran encompasses faith (īmān), submission to Allah, worship, righteous deeds (2:177), sincerity, morality, justice, and accountability. So, we must obey all the commands enshrined in Quran if not we would face wrath of Allah.

تقدیر (یا الہی فیصلہ) اسلام کے ان چھ بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جن میں اللہ کی وحدانیت، آسمانی کتب، انبیاء کرام، روز قیامت اور فرشتوں پر ایمان شامل ہے۔ اگرچہ عقائد ایمانیہ (ایمان کے چھ ارکان) اور اسلام کے پانچ ارکان دین اسلام کے بنیادی اور لازمی اصول ہیں، لیکن یہ مکمل اسلام کا احاطہ نہیں کرتے؛ اسلام کا دائرہ کار ان اصولوں اور ارکان سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ قرآن کریم ایمان، اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے، عبادت، نیک اعمال (2:177)، اخلاص، اخلاقیات، عدل و انصاف اور احتساب جیسے امور کا احاطہ کرتا ہے۔ لہذا، ہم پر لازم ہے کہ ہم قرآن میں بیان کردہ تمام احکامات کی پیروی کریں، بصورت دیگر ہمیں اللہ کے غضب کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

In Arabic, **taqdeer** (تقدیر) literally means **measurement, apportionment, or estimation, derived from the root word qadara (قدر) meaning "to measure"**. In Islamic theology and everyday language, it translates to **destiny, fate, divine decree, or predestination**, representing the concept that everything in the universe is measured, ordained, and planned

Qamar 54:49-50. " Verily all things have We created in proportion and measure (Qadar,preordained). ⁵¹⁶³. And Our command is but a single (Act) like the twinkling of an eye." - Abdullah Yusuf Ali

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ (50) (of) the eye like the twinkling one but (is) Our Command And not (49) by a measure We created it thing every Indeed, [We]

ایک ہم نے ہر چیز کو ایک مقررہ انداز پر پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ کا ایک کلمہ ہی ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنے

Explanation by Ibn Kathir: Everything was created with Qadar:

Allah's statement, Verily, We have created all things with Qadar, is similar to several other Ayat, (Furqan-25:2)

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ تَقْدِيرًا, He has created everything and has measured it exactly according to its due measurements (Faqqaddarahu Taqdir).

Explanation by Yusuf: Footnote : 5163

Allah's Creation is not haphazard. Everything goes by law, proportion, and measure. Everything has its appointed time, place, and occasion, as also its definite limitation. Nothing happens but according to His Plan, and every deed, word, and thought of man has its fullest consequences, except in so far as the Grace or Mercy of Allah intervenes, and that is according to law and plan.

اللہ کی تخلیق بے قاعدہ یا بے ہنگم نہیں ہے۔ ہر چیز ایک قانون، تناسب اور پیمانے کے تحت چلتی ہے۔ ہر شے کا ایک مقررہ وقت، مقام اور موقع ہوتا ہے، اور اس کی ایک متعین حد بھی۔ کوئی بھی کام اُس کی مشیت اور منصوبے کے بغیر وقوع پذیر نہیں ہوتا، اور انسان کے ہر عمل، قول اور خیال کے مکمل نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ سوائے اس صورت کے جب اللہ کا فضل یا رحمت درمیان میں حائل ہو جائے، اور یہ بھی اُسی کے قانون اور منصوبے کے عین مطابق ہوتا ہے

Yasin-36:38. "And the Sun runs his course for a period determined for him: that is the decree of (Him) the exalted in Might the All-Knowing. 3983. [Yusuf] [Similar Ayat- Anaam-6:96, Hamim / Fussilat-41:12.]

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38) the All-Knowing (of) the All-Mighty (is the) Decree That for it to a term appointed runs And the sun

اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے اندازہ غالب با علم اللہ کا

Explanation by Ibn Kathir: ابن کثیر کی تفسیر

And the sun runs on its fixed course for a term (appointed). That is the decree of the Almighty, the All-Knowing.

And the moon, We have decreed for it stages, till it returns like the old dried curved date stalk.

It is not for the sun to overtake the moon, nor does the night outstrip the day. They all float, each in an orbit.

Decree means: an official order that has the force of law.

اور سورج ایک مقررہ مدت تک اپنے معین راستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ اُس ذات کا حکم ہے جو زبردست قدرت والا اور سب کچھ جانتے والا ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں، یہاں تک کہ وہ (اپنی آخری حالت میں) کھجور کی پرانی، سوکھی اور خم کھائی ہوئی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ وہ چاند کو جا لے، اور نہ ہی رات دن سے آگے نکل سکتی ہے۔ وہ سب تیز رہتے ہیں، اور ہر ایک اپنے مدار میں حرکت کر رہا ہے۔ Decree - 'حکم' () سے مراد ہے: ایک ایسا سرکاری فرمان جسے قانون کی حیثیت حاصل ہو

BIG QUESTION: بڑا سوال

If destiny has already decreed the final abode of a person, then to what avail are his discernment, intelligence, deeds, his worship and supplications to Allah?

If everything that has happened and will happen, including all acts of good and evil, has already been determined by God and written in Loh Mahfooz, doesn't that mean that everything a human being does during their life is only following God's decree? So this is **not** what *Taqdeer* or *predestination* mean. If that is so, then how can human beings be responsible for this, and even punished with eternal torment in hell for it? If everything was decreed, then what is the point of prayer? If everything is ordained, then why supplicate to Allah, is there any point?

ANSWER:

In fact, Allah has already full knowledge of the individual's actions; past, present and future, so Allah has already written his action in Loh e Mahfooz What an individual does- bad or good according to his own will is, already known to Allah and written in Loh e Mafooz.

بڑا سوال:

اگر تقدیر نے انسان کا آخری ٹھکانہ مقرر کر دیا ہے تو اس کے اعمال یا اللہ سے اس کی دعاؤں کا کیا فائدہ؟

اگر ہر وہ چیز جو ہو چکی ہے اور ہونے والی ہے، جس میں نیکی اور بدی کے تمام اعمال بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی طے کر رکھا ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہے، تو کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اپنی زندگی میں جو کچھ بھی کرتا ہے، وہ صرف اللہ کے حکم کی پیروی کر رہا ہے؟ تو تقدیر یا تقدیر کا مطلب یہ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر انسان اس کا ذمہ دار کیسے ہو سکتا ہے اور اس کے لیے جہنم میں ابدی عذاب بھی کیسے دے سکتا ہے؟ اگر سب کچھ طے پا گیا تو نماز کا کیا فائدہ؟ اگر سب کچھ مقرر ہے تو اللہ سے دعا کیوں مانگی جائے، کیا کوئی فائدہ ہے؟

ANSWER:

درحقیقت اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہی فرد کے اعمال کا پورا علم ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل، تو اللہ نے لوح محفوظ میں پہلے ہی لکھا ہے۔ انسان اپنی مرضی کے مطابق کیا برا یا اچھا کرتا ہے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

Let us illustrate and explain these points with the following verses of Quran.

آئیے، قرآن کی درج ذیل آیات کے ذریعے ان نکات کی وضاحت اور تشریح کریں

ALLAH KNOWS EVERY THINGS PRESENT PAST AND FUTURE: ہے۔ حال، ماضی اور مستقبل، اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ The Holy Quran explicitly highlights Allah's absolute omniscience (Al-'Alim), stating that He knows everything in the universe, encompassing the past, present, and the future. Because Allah created time and space, His knowledge is not bound by them; everything that has happened, is happening, or will happen is completely clear and known to Him.

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے مکمل اور محیط کل علم (العلیم) کو واضح طور پر بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے، جس میں ماضی، حال اور مستقبل سب شامل ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی زمان و مکان کو تخلیق کیا ہے، اس لیے اس کا علم ان کی حدود کا پابند نہیں ہے؛ جو کچھ ہو چکا ہے، ہو رہا ہے یا ہوگا، وہ سب اس پر مکمل طور پر عیاں اور معلوم ہے

Taha-20:110. "He [Allāh] knows what is [presently] before them and what will be after them,¹ but they do not encompass it [i.e. what He knows] in knowledge." — Saheeh International

[Footnote – 1. Allāh's knowledge encompasses every aspect of His creations in the past, present and future.]

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ (110) (in) knowledge it they encompass while not (is) behind them and what (is) before them (is) before them what He knows

جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اے اللہ ہی جانتا ہے۔ مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا

Anaam-6:59. "And with Him are the keys of the unseen; none knows them except Him. And He knows what is on the land and in the sea. Not a leaf falls but that He knows it. And no grain is there within the darkness of the earth and no moist or dry [thing] but that it is [written] in a clear record." — Saheeh International

«وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» (59) And not He knows it but any leaf of falls And not and in the sea (is) in what And He knows Him except knows them no (one) (of) the unseen (are the) keys And with Him حَبَّةٌ فِي ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا جَبَلٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (59) Clear a Record (is) in but dry and not moist and not (of) the earth the darkness[es] in a grain

غیب کی کچیاں صرف اسی کے پاس ہیں۔ انہیں اس کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ وہ تری خشکی کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے جو پڑے پھرتے اس کا بھی اے علم

ہے۔ زمین کے اندھیروں میں کوئی دانا اور کوئی تری اور خشکی اس کی نہیں جو کبھی کتاب میں نہ ہو

NOTHING HAPPENS EXCEPT BY ALLAH'S PERMISSION: اللہ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا

In Islamic theology, the concept that everything happens by the permission, will, and decree of Allah is foundational to faith (Iman). The Quran explicitly mentions this absolute sovereignty across multiple chapters.

اسلامی عقائد میں یہ تصور کہ ہر چیز اللہ کی اجازت، مشیت اور حکم سے وقوع پذیر ہوتی ہے، ایمان کی بنیاد ہے۔ قرآن کریم متعدد مقامات پر اس مطلق اختیار و اقتدار کا واضح ذکر کرتا ہے

Tauba-9:51. "Say, "Nothing will ever befall us except what Allah has destined (decreed) for us. He is our Protector." So, in Allah let the believers put their trust." [Khatab.]

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (51) [so] let the believers put (their) trust [so] let the believers put (their) trust Allah And on (is) our Protector He for us Allah has decreed Allah has decreed what except will befall us Never Say

تو کہہ دے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے ہوئے کے کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی۔ وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے۔ مومنوں کو تو اللہ کی ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے

Let us understand the above verse. Allah has created, measured, and established things according to a decree (qadar), while also making events occur through causes, conditions, and consequences (the second part is effect).

"He is our Protector (the first part is cause). So, in Allah let the believers put their trust (the second part is effect)." Thus, Qadar (Decree) includes both cause and effect. Allah's decree includes the system of cause and effect or "Sunnatullah."

آئیے منکورہ بالا آیت کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو ایک خاص حکم یا فیصلے (قدر) کے تحت تخلیق کیا، ان کا اندازہ مقرر کیا اور انہیں قائم کیا ہے، جبکہ ساتھ ہی واقعات کا ظہور اسباب، شرائط اور نتائج کے ذریعے بھی ہوتا ہے (اس کا دوسرا حصہ 'اثر' یا نتیجہ ہے)۔ "وہ ہمارا کارساز اور محافظ ہے (اس کا پہلا حصہ 'سبب' ہے)۔ پس، مومنوں کو چاہیے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں (اس کا دوسرا حصہ 'اثر' یا نتیجہ ہے)۔"

اس طرح، 'قدر' (الہی فیصلہ) میں سبب اور اثر (نتیجہ) دونوں شامل ہیں۔ اللہ کے فیصلے میں سبب اور اثر کا نظام یا "سنت الہی" (شامل ہے

(2)-(ii): Sunnatullah: The Way of Allah: سنت الہی

Sunnatullah (Arabic: سنة الله) literally translates to "the way of Allah" or the "established practice of God."

In the Qur'an, it refers especially to the consistent ways in which Allah deals with human beings, societies, and events.

In Islamic theology, Allah's governance of the universe is known as **Tadbeer** (divine planning and management) and is rooted in His absolute sovereignty (Tawhid al-Hakimiyyah), wisdom, and power. Islam teaches that Allah did not merely create the universe and leave it to run on its own; He actively sustains, regulates, and governs every atomic and cosmic event at every moment.

اسلامی عقائد میں، کائنات پر اللہ کے انتظام و انصرام کو 'تدبیر' (الہی منصوبہ بندی اور نظم و نسق) کہا جاتا ہے اور اس کی بنیاد اس کی مطلق حاکمیت (توحید حاکمیت)، حکمت اور قدرت پر ہے۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ نے کائنات کو محض تخلیق کر کے اسے اپنے حال پر نہیں چھوڑ دیا، بلکہ وہ ہر لمحہ ذرے سے لے کر کائناتی سطح تک پیش آنے والے ہر واقعے کو فعال طور پر قائم رکھتا، منظم کرتا اور اس کا انتظام چلاتا ہے۔

Manifestations of His Rule: اس کی حکمرانی کے مظاہر

The Qur'an teaches that Allah continuously governs, sustains, and administers the universe according to His wisdom, knowledge, and established laws - **Sunnatullah consisting of (i) Universal Decree or Law (ii) Legislative Law**. The following verses describe Allah's governance of His creation.

قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت، علم اور مقرر کردہ قوانین (یعنی 'سنت الہی' اور تشریعی قوانین) کے مطابق کائنات کا مسلسل انتظام، نگہداشت اور تدبیر فرماتا ہے۔ ذیل میں دی گئی آیات اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے اس نظام حکمرانی و انتظام کو بیان کرتی ہیں۔

TWO KINDS OF SUNNATULLAH: سنت الہی کی دو اقسام

(i): Universal Decree (الإرادة الكونية) / (الفرد الكوني) or Sunnatullah or Cause and Effect Law:

ABSOLUTE NOT CHANGEABLE: مکمل طور پر ناقابل تبدیلی

Universal Decree or Will of Allah encompasses universal rules and realities that govern the cosmos (e.g., the rising of the sun from the East, the occurrence of the day of resurrection, Birth, Death, Qiyamat. Gravity, the water cycle etc. Allah's decree by which everything in the universe comes into existence and occurs according to His will. Whatever Allah decrees in this sense **must happen**, whether people like it or not, and whether it concerns good or evil, belief or disbelief, life or death. مطابق وقوع اور اس کی مرضی کے مطابق وقوع۔ پندیر ہوتی ہے۔ اس مفہوم میں اللہ جو بھی فیصلہ فرماتا ہے، اس کا پورا ہونا لازمی ہے؛ خواہ لوگ اسے پسند کریں یا نہ کریں، اور چاہے اس کا تعلق خیر و شر، ایمان و کفر یا زندگی و موت سے ہو۔

"Sunnatullah (سنة الله) means "the Way of Allah," "the established practice of Allah," "Sunnatullah (سنة الله) or Divine Law is deeply tied to the law of cause and effect, but it is much broader than the law of cause and effect.

The law of cause and effect is one aspect of Sunnatullah. "Allah govern His creation and human affairs through His "Sunnatullah" or simply by "Cause and Effect Law."

Taghabun-64:11. "No disaster strikes except by permission of Allah. And whoever believes in Allah (CAUSE) He will guide his heart (EFFECT). And Allah is Knowing of all things." [Sahih International]

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ

in Allah believes And whoever (of) Allah by (the) permission except disaster any strikes Not

يَهْدِي قَلْبَهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (11)

He guides And Allah his heart of every thing (is) All-Knowing (11)

کوئی مصیبت بغیر اللہ کی اجازت کے نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے (Taghabun-64:11)

EFFECT

CAUSE

Your Future Actions Are Already Recorded: Events are Written Before they Occur because Allah already knows.

Allah's knowledge of all events—including hardships and blessings—is preserved in a "Clear Record" (**Al-Lawh Al-Mahfuz**) before they manifest.

آپ کے مستقبل کے اعمال پہلے ہی درج ہو چکے ہیں: واقعات کے رونما ہونے سے قبل ہی وہ لکھ دیے جاتے ہیں کیونکہ اللہ کو ان کا پہلے سے علم ہے۔ تمام واقعات جن میں مشکلات اور نعمتیں دونوں شامل ہیں—کے بارے میں اللہ کا علم ان کے ظہور پندیر ہونے سے قبل ہی ایک "واضح ریکارڈ" (اللوح المحفوظ) میں محفوظ ہے

Hadid -57:22. "No disaster strikes upon the earth or among yourselves except that it is in a register¹ before We bring it into being - indeed that, for Allāh, is easy — Saheeh International.

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ (22)

(22) (is) easy Allah for that Indeed We bring it into that before before a Register in but yourselves in and not the earth in disaster any strikes Not existence

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر کہ مخلوق کو ہم پیدا کریں اس سے پہلے ہی وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ کام اللہ تعالیٰ پر بالکل ہی آسان ہے

According to the Qur'an, nothing occurs outside Allah's knowledge, will and permission.

BUT DOES THIS MEAN HUMAN BEINGS HAVE NO "WILL" and FREEDOM OF CHOICE?

No. The Qur'an simultaneously teaches Allah's Supreme Will as well as Human Will with responsibility/accountability.

لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کے پاس کوئی "ارادہ" اور "انتخاب کی آزادی" نہیں ہے؟ نہیں۔ قرآن بیک وقت اللہ کی اعلیٰ ترین مشیت اور انسانی ارادے (جس کے ساتھ ذمہ داری اور جوابدہی بھی وابستہ ہے) دونوں کی تعلیم دیتا ہے

(ii): Legislative (Religious) Decree: الإرادة الشرعية / الأمر الشرعي: Human Will.

Meaning: Allah's commands, prohibitions, and guidance revealed to mankind through His messengers. **These express what Allah loves and approves, but people may obey or disobey them according to human will. Human beings have freedom of choice.**

اللہ کے احکام، ممانعتیں اور ہدایت اس کے رسولوں کے ذریعے بنی نوع انسان پر نازل ہوئی۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اللہ کیا پسند کرتا ہے اور پسند کرتا ہے، لیکن لوگ ان کی اطاعت یا نافرمانی کرسکتے ہیں

Legislative Law tells people what they **ought to do** and what they **ought to avoid**.

HUMAN WILL: Human beings possess a real will (choice): انسانی ارادہ: انسان حقیقی ارادہ (انتخاب) کے حامل ہوتے ہیں

Kahf-18:29. "And say, "The truth is from your Lord, so whoever wills - let him believe; and whoever wills - let him disbelieve." Indeed, We have prepared for the wrongdoers a fire whose walls will surround them....." [Sahih International] [Similar verse- Insān 76:3. "Indeed, We guided him to the way, whether he be grateful or ungrateful."]

وَقُلْ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ قَمَنَ شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْفَٰكِلَيْنِ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَعِثُوا يَسْتَعِثُوا بِمَاءٍ كَالْمِغَلِّ يَشْوِي الْوُجُوهُ يَتَشَوَّى الْوُجُوهُ بِشَرِّ اللَّعْرَابِ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (29) (is) the resting place and evil (is) the drink Wretched the faces (which) scalds like molten brass with water they will be relieved they call for relief And if its walls

اطلاق کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف کا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے۔ جو چاہے کفر کرے ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قاتمیں انہیں گھیر لیں گی اگر وہ فریادری چاہیں گے تو ان کی فریادری اس پانی سے کی جائے گی جو پھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا۔ جو چہرے بھون دے گا بڑا ہی برا پانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے ○

Human Will operates under Allah's Will: انسانی ارادہ اللہ کے ارادے کے تحت کام کرتا ہے

The Qur'an also explains that human will is not independent of Allah.

Insān /Ad-Dhar-76:29-30. " Indeed, this is a reminder, so he who wills may take to his Lord a way. And you do not will except that Allah wills. Indeed, Allah is Ever-Knowing, Ever-Wise." Saheeh International. [Similar verse- At-Takwīr 81:28-29]

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا (29) وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (30) All-Wise All-Knower is Allah Indeed Allah wills that except you will And not (29) a way his Lord to let him take wills so whoever (is) a reminder this Indeed

یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے ○ اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ تعالیٰ دانا اور با حکمت ہے ○ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لے اور دردناک عذاب کی تیاری تو صرف گنہگاروں کے لئے ہے ○

Example: Baqra-2:43. "Establish prayer and give zakāh."

Baqra-2:188. "Do not consume one another's wealth unjustly."

Legislative Law answers: What should I do?

Cause-and-Effect Law (Sunnatullah) answers: What happens when I do it or neglect it?

Illustration: A farmer is commanded to sow seeds diligently.

The command to sow resembles Legislative Law. The fact that sowing and watering normally produce a harvest is a cause and-effect law established by Allah. Similarly, Allah commands faith, gratitude, repentance, and righteous deeds, and He has established as His Sunnah that these become means for receiving blessings, strength, and success. یک کسان کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ تندی سے بیج بوئے۔

بیج بونے کا یہ حکم ایک قانونی ضابطے کی مانند ہے۔ بیج بونے اور پانی دینے کے نتیجے میں فصل کا اگنا 'سبب اور مسبب' (کا وہ اصول ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ اسی طرح، اللہ تعالیٰ ایمان، شکر گزاری، توبہ اور نیک اعمال کا حکم دیتا ہے اور اس نے اپنی سنت کے طور پر یہ اصول مقرر کیا ہے کہ یہ چیزیں برکات، قوت اور کامیابی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہیں

TAQDEER: (تقدیر)

In the Qur'an, Taqdeer means Allah's measuring, determining, ordering and proportioning of everything according to His perfect knowledge and wisdom. It is closely related to Qadar (قدر), the Divine decree. (See above-Qamar 54:49-50.)

TWO KINDS OF DESTINY-TAQDEER:

Taqdeer Mobaram and Taqdeer- Muaqqall. قسمت بڑی . قسمت معقل.

"Taqdeer-e-Mubram" and "Taqdeer-e-Mu'allaq" are technical terms used in Islamic theological literature; they are not Qur'anic terms stated in exactly those words. The Qur'an gives the underlying principles, while the detailed terminology comes from later scholarly explanation.

"تقدیر مبرم" اور "تقدیر معلق" اسلامی علمی و کلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی اصطلاحات ہیں؛ یہ قرآن کی ایسی اصطلاحات نہیں ہیں جو بعینہ انہی الفاظ میں بیان ہوئی ہوں۔ قرآن بنیادی اصول فراہم کرتا ہے، جبکہ تفصیلی اصطلاحات بعد کے علماء کی تشریحات سے ماخوذ ہیں

Taqdeer Mubram — تقدیر مُبرّم

Meaning: Firm, decisive, or irrevocable decree. NOT Changeable. Like Universal Decree.

This refers to what Allah has definitively decreed. It is not something that human beings can alter independently.

The Qur'an emphasizes Allah's absolute determination or Sunnatullah:

“Allah does whatever He wills.” — Qur'an 14:27

“There is no changing the words of Allah.” — Qur'an 6:115

Taqdeer Mu'allaq (تقدیر معلّق):

Taqdeer Mu'allaq means “conditional/dependent decree”—a matter whose outcome is connected to causes and conditions that Allah has decreed. Changeable according to human will. یعنی ایسا معاملہ جس کا نتیجہ ان اسباب اور شرائط سے وابستہ ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ یہ انسانی اختیار کے مطابق تبدیل ہو سکتی ہے

For example, the Qur'an says:

“Indeed, Allah does not change the condition of a people until they change what is within themselves.”

— Qur'an 13:11

gratitude → increase — 14:7.

Allama Iqbal has written so much about the concept of taqdir. In a nutshell he says:

علامہ اقبال نے تقدیر کے تصور کے بارے میں اتنا کچھ لکھا ہے۔ مختصراً وہ کہتا ہے:

“The world of plants and animals is subject to Taqdir; but a Momin is subject only to the Commands of Allah (Quran),” so says Allama Iqbal. [Dharb-e Kalim]

پودوں اور جانوروں کی دنیا تقدیر کے تابع ہے۔ لیکن مومن صرف اللہ کے احکام کا تابع ہے۔

تقدیر کے پاب نہایت مجاہدات
مومن نقطہ احکام الہی کے پاب نہ

He further says: “Muslims became devoid of feat by blaming their Taqdir.” [Armughan-e-Hijaz]

مسلمان اپنی تقدیر کا الزام لگا کر کارناموں سے عاری ہو گئے۔

Let us reflect and obey on the following life-changing commands of Allah.

آئیے اللہ کے زندگی بدل دینے والے احکامات پر غور کریں اور ان کی اطاعت کریں

(3): COMMANDS OF ALLAH TO PONDER: SUNNATULLAH: CAUSE AND EFFECT LAW:

غور و فکر کے لیے اللہ کے احکامات: سنتِ الہی — قانون علت و معلول

Al-Layl-92:4-10. “Indeed, your efforts are diverse. As for he who gives (in charity) and fears Allāh. And believes in the best [reward] [CAUSE PART]. We will ease (facilitate) him toward ease [EFFECT PART]. But as for he who withholds and considers himself free of need (self-sufficient). And denies the best [reward]. We will ease (fascilitate) him toward difficulty (hardship, misery).” — Saheeh International.

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى	فَأَمَّا	مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى	وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى	فَسَيَسِّرُهُ	لِلْعُسْرَى	لَلْيُسْرَى
Indeed your efforts (4) (are) surely diverse	Then as for	gives (him) who (5) and fears	And believes	in the best (6)	Then We will ease (10)	towards [the] ease (7)
وَأَمَّا مَنْ وَكَّذَ	وَأَسْتَفْتَى	وَالْحُسْنَى	فَسَيَسِّرُهُ	لِلْعُسْرَى	وَأَمَّا مَنْ وَكَّذَ	وَأَسْتَفْتَى
But as for (8) and considers himself free from need	withholds (him) who	the best (9)	Then We will ease (10)	towards [the] difficulty	And denies	himself free from need

یقیناً تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہے

ہاں جو شخص دیتا رہے اور ڈرتا رہے اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے تو ہم بھی سچ سچ آسانی میں پہنچا دیں گے لیکن جو تکبر کرے اور بے پرواہی

برتے اور نیک بات کی تکذیب کرے تو ہم بھی اسے سچ سچ سختی میں پہنچا دیں گے

In the following Quran verse, Al-Harth (الْحَرْث) and Al-Zara' (الزَّرْع) represent two distinct phases of agriculture, which God uses as profound metaphors (expression showing similar characteristics) for human effort, divine power, and the spiritual harvest of the afterlife. The explicit distinction is that Al-Harth refers to human labor (plowing, tilling, and sowing seeds), while Al-Zara' refers to the divine process of growth (sprouting, nurturing, and bringing to fruition).

قرآن کریم میں 'الحراث' اور 'الزراع' زراعت کے دو الگ الگ مراحل کی نمائندگی کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ انہیں انسانی کوشش، خدائی قدرت اور آخرت کی روحانی فصل کے لیے گہرے استعاروں (ایسے اظہار جو مماثل خصوصیات کے حامل ہوں) کے طور پر استعمال فرماتا ہے۔ ان کے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ 'الحراث' کا اطلاق انسانی محنت (یعنی بل چلانے، زمین تیار کرنے اور بیج بونے) پر ہوتا ہے، جبکہ 'الزراع' سے مراد نشوونما کا وہ خدائی عمل ہے جس میں پودے کا پھوٹنا، اس کی پرورش اور پھل لگنے کا مرحلہ شامل ہے

Waqiya-56:63-67. "And have you seen that [seed] which you sow? Is it you who makes it grow, or are We the grower? If We willed, We could make it [dry] debris, and you would remain in wonder, [Saying], "Indeed, we are [now] in debt; Rather, we have been deprived." [Sahih International] [Similar verse-Sajda-32:27]



أَفَرَأَيْتُمْ مَآ تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

(63) you sow what And do you see (64) the Ones Who grow (are) We or cause it to grow Is it you (who)

(67) ^(TV) **مَحْرُومُونَ** **بَلْ نَحْنُ** (are) deprived we Nay
 (66) ⁽¹¹⁾ **لَمُعْرُومُونَ** **إِنَّا** surely are laden with Indeed, we
 (65) ⁽¹⁸⁾ **تَفَعُّهُونَ** **فَقُلْتُمْ** wondering then you would
حُطَلَمَا debris remain
لَجَعَلْنَاهُ We (would) surely, make it
نَشَاءُ We willed If

اچھا بھری بھی تھلاؤ کہ تم جو کچھ کہتے ہو ○ اسے تم ہی اگاتے ہو۔ یا ہم اگانے والے ہیں ○ اگر ہم جاہل تو اسے رزوربز کر ڈالیں اور تم حیرت کے ساتھ باتیں

Translation by Ibn Kathir. Waqiya-56:63-67 ○ بلکہ ہم بالکل مدغیب ہی رہ گئے ○

Explanation: اور "تشوونما پانے" کے عمل میں فرق (آیات: 56: 63-64): کامیابی کے لیے اسباب اور الہی فضل، دونوں کی ضرورت ہے
The Separation of "Sowing" vs. "Growing" (Verses-56: 63-64): Success Requires Both Means and Divine Blessing:

- **Human Limitation (*Al-Harth*):** Allah acknowledges the human role as *al-harith* (the sower). **All a human can do is break the soil, drop a lifeless seed into the dirt, and cover it. Your control ends there.**
انسانی حدود (الحارث): اللہ تعالیٰ انسان کے 'الحارث' (بیج بونے والے) کے کردار کو تسلیم کرتا ہے۔ انسان بس اتنا ہی کر سکتا ہے کہ زمین کو کھودے، مٹی میں ایک بے جان بیج ڈالے اور اسے ڈھانپ دے۔ آپ کا اختیار یہیں تک محدود ہے
- **Divine Execution (*Al-Zar'a*):** Allah asserts Himself as *Al-Zari'* (The True Grower). He splits the seed under heaps of heavy dark earth, commands nutrients and water to sustain it, routes a shoot upward against gravity toward the sun, and forms fruits out of nothing. (الْحَقِيقِيُّ الْكَائِنُ وَالَا) **الزَّارِع (اگانے والا):** اللہ تعالیٰ خود کو 'الزَّارِع' (حقیقی اگانے والا) کے طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ وہی بھاری اور تاریک مٹی کے تودوں کے نیچے بیج کو پھاڑتا ہے، غذائی اجزاء اور پانی کو اس کی پرورش پر مامور کرتا ہے، ایک کونیل کو کشش ثقل کے خلاف اوپر سورج کی جانب بڑھاتا ہے اور عدم محض سے پھل تخلیق کرتا ہے

Spiritual Striving Brings Divine Guidance and safety: روحانی جدوجہد الہی رہنمائی اور تحفظ کا باعث بنتی ہے
Ankboot-29:69. "And those who strive in Our (Cause) We will certainly guide them to Our Paths: for verily Allah is with those who do right (good)." [A. Yusuf Ali]


 وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَهُمْ لِمَوْصَلِهِمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ

(69) the good-doers surely (is) with Allah And indeed Our ways (to) We will surely, guide them for Us strive And those who

نہیں، ہمارا اقبال اپنی کشتِ میراں
فرانم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہ میں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کاروں کا ساتھی ہے ○

Explanation: This striving includes resisting sins and disciplining the soul. Scholars say guidance increases when a person sincerely struggles against ego and desires. Spiritual growth requires sincere effort against one's lower desires (*nafs*), perseverance in worship, seeking knowledge, and doing good. Allah promises increased guidance to those who strive sincerely.

- **This striving includes resisting sins and disciplining the soul.**
- **Scholars say guidance increases when a person sincerely struggles against ego and desires.**

Jean-Paul Sartre (1905-1980): Sartre, a French philosopher, political activist, and writer famously declared that "*existence precedes essence*". Humans are not born with a pre-packaged purpose, fate, or cosmic destination. We are entirely free and entirely responsible for constructing our own meaning through action.

In short:

HUMAN EFFORT + ALLAH'S GRACE → SUCCESS

انسانی کوشش + اللہ کا فضل ← کامیابی

اللہ نے دو راستے دکھائے—اچھائی اور برائی: (4): ALLAH SHOWED TWO WAYS-GOOD AND EVIL:
آپ کو انتخاب کی آزادی ہے: (HUMAN WILL) YOU HAVE FREEDOM OF CHOICE

Kahf-18:29-31. "And say, "The truth is from your Lord, so whoever wills - **let him believe; and whoever wills - let him disbelieve.**" Indeed, **We have prepared for the wrongdoers a fire whose walls will surround them.....** Indeed, **those who have believed and done righteous deeds - indeed, We will not allow to be lost the reward of any who did well in deeds. Those will have gardens of perpetual residence.**"[Sahih International]

وَقُلْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفِرْ إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَعِثُوا يَسْتَعِثُوا يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الْوَسَاءُتُ وَمُسْتَغْنًا (29) (is) the resting place and evil (is) the drink Wretched the faces (which) scalds like molten brass with water they will be relieved they call for relief And if its walls

(18:29-31) اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف کا ہے۔ اب جو چاہے ایمان لائے۔ جو چاہے کفر کرے ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قہر تہیں نہیں گھیر لیں گی اگر وہ فریادیں جائیں گے تو ان کی فریادیں اس پانی سے کی جائے گی جو پھلے ہوئے تانبے جیسا ہوگا۔ جو چہرے بھون دے گا بڑا عیاں برائپانی ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائیں نیک اعمال کریں ہم تو کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے ان کے لئے یہ بھی دلی جنتیں ہیں۔

If one has choice of disbelieve then will face fire. And if one has choice of belief then will have reward. This is the principle of Sunnatullah or Law of cause and effect. اگر کوئی کفر (انکار) کا راستہ اختیار کرے تو اسے آگ کا سامنا کرنا پڑے گا، اور اگر کوئی ایمان (یقین) کا راستہ اختیار کرے تو اسے جزا ملے گی۔ یہی 'سنت الہی' یا 'قانون علت و معلول' کا اصول ہے Insan /Dhar-76:3. "Indeed, We guided(showed) him to the way, **be he grateful or be he ungrateful.**" Saheeh International

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (3) be ungrateful (he) and whether be grateful (he) whether the way (to) guided him Indeed, We

ہم نے اسے راہ دکھادی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکر ○

TWO WAYS OF LIFE



EVERY PERSON IS RESPONSIBLE FOR WHAT THEY EARN: AS YOU SOW SO WILL REAP:

ہر شخص اس کے لیے ذمہ دار ہے جو وہ کھاتے ہیں: جیسا بوو گے ویسا ہی کاٹو گے

Enam-6:164. "Say, 'O Prophet,' "Should I seek a lord other than Allah while He is the Lord of everything?" **No one will reap except what they sow. No soul burdened with sin will bear the burden of another. Then to your Lord is your return,** and He will inform you of your differences." — Dr. Mustafa Khattab.

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَنِهَا وَلَا يُزِيدُ وَلَا يُزِيدُ وَزَرَّ أُخْرَىٰ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (164) differing concerning it you were

Translation and explanation by the Noble Quran:

آپ فرما دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا (۱) اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (۲) پھر تم سب کو اپنے رب کی پاس جانا ہوگا۔ پھر وہ تم کو بتلائے گا جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔ (۳) (۱۶۴)

Explanation:

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کا پورا اہتمام فرمائے گا اور جس نے اچھا یا برا۔ جو کچھ کیا ہوگا، اس کے مطابق جزا و سزا دے گا، نیکی پر اچھی جزا اور بدی پر سزا دے گا اور ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالے گا۔

The Qur'an presents the status of mankind as having two contrasting possibilities: human beings can attain an exceptionally high moral and spiritual rank or fall to an exceptionally low condition.

There are two possibilities:

Creation → Human choice → Two Ways- good or evil → either elevation or decline.

تخلیق ← انسانی انتخاب ← دو راستے: خیر یا شر ← یا تو بلندی یا پھر زوال
قرآن کریم انسانیت کے مقام کو دو متضاد امکانات کے حامل کے طور پر پیش کرتا ہے: انسان یا تو انتہائی بلند اخلاقی اور روحانی مرتبے پر فائز ہو سکتا ہے یا پھر انتہائی پست حالت میں گر سکتا ہے۔
اس میں دو امکانات ہیں:

Zalzalah-99:7-8. "Then shall anyone who has done an atom's weight of good see it!. And anyone who has done an atom's weight of evil shall see it." [Yusuf Ali]

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ
(8) will see it evil (of) an atom (equal to the) weight does And whoever (7) will see it good (of) an atom (equal to the) weight does So whoever

پس جس نے ذرے برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرے برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا

Ankboot-29:69. "And those who strive in Our (Cause) We will certainly guide them to Our Paths: for verily Allah is with those who do right (good)." [— A. Yusuf Ali]

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ
(69) the good-doers surely (is) with Allah And indeed Our ways (to) We will surely, for Us strive And those who guide them

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کاروں کا ساتھی ہے

Thus, human effort is not outside Allah's decree (Qadar). Your effort itself is part of the means through which Allah brings about results. چنانچہ انسانی کوشش اللہ کی تقدیر سے باہر نہیں ہے۔ آپ کی کوشش خود ان اسباب کا حصہ ہے جن کے ذریعے اللہ نتائج ظاہر فرماتا ہے۔

29:69 tells you: **Do not abandon striving. Striving is one of Allah's established ways (Sunnatullah) through which guidance comes.** آیت 29:69 آپ کو بتاتی ہے: جدوجہد ترک نہ کریں۔ جدوجہد اللہ کے قائم کردہ طریقوں (سنت الہی) میں سے ایک ہے جس کے ذریعے ہدایت ملتی ہے۔

64:11 (given above) tells you: **Do not imagine that your effort makes you independent of Allah. Even the circumstances and outcomes remain within His ultimate knowledge and permission.** آیت 64:11 آپ کو بتاتی ہے: یہ پرگز نہ سمجھیں کہ آپ کی کوشش آپ کو اللہ سے آزاد کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ حالات اور ان کے نتائج بھی اُس کے حتمی علم اور اجازت ہی کے دائرہ اختیار میں رہتے ہیں۔

Final conclusion:: حتمی نتیجہ:

Surah 29:69 teaches that sincere striving is a condition and pathway toward divine guidance.

سورہ 29:69 یہ سکھاتی ہے کہ مخلصانہ جدوجہد، خدائی رہنمائی کے حصول کے لیے ایک شرط اور راستہ ہے

Human beings intend → choose → act → are accountable.

انسان ارادہ کرتے ہیں → انتخاب کرتے ہیں → عمل کرتے ہیں → جواب دہ ہوتے ہیں

Surah 64:11 teaches that calamities and events occur only within Allah's ultimate permission, and faith enables Allah's guidance of the heart in responding to them. سورہ 64:11 یہ سبق دیتی ہے کہ مصائب اور واقعات صرف اللہ کی حتمی اجازت ہی سے رونما ہوتے ہیں، اور ایمان، ان کے ردعمل میں دل کی رہنمائی کے لیے اللہ کی توفیق کا باعث بنتا ہے

Allah knows → Allah wills → Allah has power over all things.

اللہ جانتا ہے → اللہ چاہتا ہے → اللہ ہر چیز پر قادر ہے

According to the Qur'an, Allah has complete knowledge and ultimate control over the entire universe and its future, while human beings are given a real sphere of choice and are held accountable for how they use it. In other words, Human beings are responsible for their choices and efforts, while Allah remains sovereign over the universe and its ultimate outcomes. **Human will exist but it operates within Allah's greater will.** (Takwir 81:28-29)

قرآن کے مطابق، اللہ تعالیٰ کو پوری کائنات اور اس کے مستقبل کا مکمل علم اور اس پر حتمی اختیار حاصل ہے، جبکہ انسانوں کو اختیار کا ایک حقیقی دائرہ کار دیا گیا ہے اور وہ اس کے استعمال کے حوالے سے جوابدہ ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، انسان اپنے فیصلوں اور کوششوں کے خود ذمہ دار ہیں، جبکہ کائنات اور اس کے حتمی نتائج پر اللہ ہی کی حاکمیت قائم ہے۔ انسانی ارادہ موجود تو ہے، مگر وہ اللہ کی عظیم تر مشیت کے دائرہ کار میں ہی عمل پذیر ہوتا ہے۔ (التکویر: 28-29)

Keeping in mind the above Quran commands, we will study "Status of Human Being."

قرآن کے مذکورہ بالا احکامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ہم "انسان کا مقام" کا مطالعہ کریں گے

(5): STATUS OF MANKIND: HIGHEST AND LOWEST HUMAN BEING:

نوع انسانی کا مقام: بلند ترین اور پست ترین انسان

The Qur'an presents the status of mankind as both extremely honored and seriously accountable. Human beings are neither divine nor merely animals. They have been given a special position in creation, but that position depends on how they use their intellect, free will, moral consciousness, and guidance from Allah.

قرآن کریم انسانیت کے مقام کو انتہائی باعزت اور ساتھ ہی سخت جوابدہی کا حامل قرار دیتا ہے۔ انسان نہ تو خدائی صفات کے حامل ہیں اور نہ ہی محض حیوان۔ انہیں تخلیق کائنات میں ایک خصوصی مقام عطا کیا گیا ہے، لیکن اس مقام کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنی عقل، اختیار، اخلاقی شعور اور اللہ کی طرف سے ملنے والی رہنمائی کو کس طرح بروئے کار لاتے ہیں

Qaf-50:7-8. "And the earth - We spread it out and cast therein firmly set mountains and made grow therein [something] of every beautiful kind. Giving insight and a reminder(admonition) for every servant who turns to Allāh."

— Saheeh International

وَالْأَرْضَ	مَدَدْنَاهَا	وَالْقَيْنَا فِيهَا	رُكْنَيْ	وَالْبَنَاتِ	فِيهَا مِنْ كُلِّ دَوْجٍ	يَهِيْجُ	تَبَصُّرَةً	وَذِكْرَى	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ
And the earth	We have spread it out	therein and cast	firmly set mountains	therein and	every of therein	beautiful kind	Giving insight	and a reminder	slave for every
(8)						(7)			

اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس

میں ہم نے پہاڑ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگادی ہیں تاکہ ہر جو عک کرنے والے بندے کے لئے پیغام اور تادیب کا ذریعہ ہو

A PICTURE SPEAKS A THOUSAND WORDS.



Human beings have been Granted extraordinary capabilities and Ways:

انسانوں کو غیر معمولی صلاحیتیں اور طریقے عطا کیے گئے ہیں:

Jathiya-45:13. "Allah is the One Who has subjected the sea for you so that ships may sail upon it by His command, and that you may seek His bounty, and that perhaps you will be grateful. He 'also' subjected for you whatever is in the heavens and whatever is on the earth—all by His grace. Surely in this are signs for people who reflect." [Khattab]

اللَّهُ الَّذِي	سَخَّرَ لَكُمُ الْيَمْرَ	لِيَجْرِيَ	الْفَلَكَ فِيهِ	بِأَمْرِهِ	وَلِيَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهِ
Allah (is) the One Who	subjected the sea	to you	the ships that may sail	therein	by His Command	and that you may seek
وَلَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُونَ	وَسَخَّرَ	لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ	وَمَا	وَلِيَبْتَغُوا	مِنْ فَضْلِهِ
and that you may	give thanks	And He has subjected	to you whatever in (is) the heavens and whatever			
(12)						
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	مِنْهُ	إِنَّ فِي ذَلِكَ	لَآيَاتٍ	لِّقَوْمٍ	يَتَفَكَّرُونَ	
all the earth in (is)	from Him	that in	Indeed	surely are Signs	who give thought	
(13)						

Translation by Ibn Kathir:

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مطیع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تمہیں ہے کہ تم شکر بجالاؤ اور آسمان و زمین کی ہر چیز بھی اس نے اپنی طرف سے تمہاری مطیع کر دی جو غور کریں وہ یقیناً اس میں بہت سی دلیلیں پائیں گے

اللہ تعالیٰ کے ابن آدم پر احسانات: ☆ (آیت: ۱۲-۱۵) اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں بیان فرما رہا ہے کہ اسی کے حکم سے سمندر میں اپنی مرضی کے مطابق سفر طے کرتے ہوئے بڑی بڑی کشتیاں مال سے اور سواریوں سے لدی ہوئی ادھر سے ادھر لے جاتے ہو تجارتیں اور کمائی کرتے ہو۔ یہ اس لئے بھی ہے کہ تم شکر خدا بجالاؤ، نفع حاصل کر کے رب کا احسان مانو۔ پھر اس نے آسمان کی چیز جیسے سورج چاند ستارے اور زمین کی چیز جیسے پہاڑ، دریا اور تمہارے فائدے کی بیشمار چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دیں یہ سب اس کا فضل و احسان اور انعام و اکرام ہے اور اسی ایک کی طرف سے ہے۔

Balad-90:10-20: "And have shown him the two ways?¹ But he has not broken through the difficult pass.² And what can make you know what is [breaking through] the difficult pass? It is the freeing of a slave Or feeding on a day of severe hunger An orphan of near relationship Or, a needy person in misery. And then being among those who believed and advised one another to patience and advised one another to compassion. Those are the companions of the right.³ But they who disbelieved in Our signs - those are the companions of the left.⁴ Over them will be fire closed in.⁵" — Saheeh International. Footnote – 1. Of good and evil.

Footnote – 2. the steep incline or obstacle. In other words, he has not spent in the cause of Allāh but only boasts of spending in front of others. Footnote – 3. Or "the companions of good fortune," i.e., those who receive their records in their right

سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھائی میں داخل ہوتا ○ اور تو کیا سمجھا کہ گھائی سے کیا؟ ○ کہ اگر دل کو آزاد کرتا ○

سو اس نے نہ ہو سکا گھٹائی میں داخل ہوتا اور تو کیا سمجھا گھٹائی ہے کیا؟ کہی، گردن، ہاتھ کو زانو کرتا یا بھوک والے دن کھانا کھلاتا تو کسی رشتہ دار ختم کو یا خاکسار سکین کو پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں، بھوک، پیاس ہیں جو انہیں ہاتھ میں تمام اعمال دیئے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے ہماری آجوں کے ساتھ کفر کیا یہ یا نہیں ہاتھ میں تمام اعمال دیئے جانے والے ہیں انہی پر آگ ہے چاروں طرف سے گھیری ہوئی

Balad-90: 8-20

Balad-90: 8-20

Sajda-32:9. "But He fashioned him in **due proportion** and **breathed into him something of His spirit** And **He gave you (the faculties of) hearing and sight and feeling (and understanding.)**; little thanks do ye give!"[Yusuf Ali]

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوْحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾

(9) thanks you give [what] little and feelings and the sight the hearing for you and made His spirit from into him and breathed He fashioned him Then

Translation by Ibn Kathir:

جسے ٹھیک خاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی۔ اسی نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت ہی قہور احسان مانتے ہو ○

Isra-17:70. "We have honored the sons of Adam; provided them with transport on land and sea; given them for sustenance things good and pure; and conferred on them special favors above a great part of Our Creation." A. Yusuf Ali.

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ
over and We preferred them

الْأَيْدِيَّتِ
the good things

مِنْ
of

وَرَزَقْنَاهُمْ
and We have provided them

وَالْبَحْرَ
and the sea

فِي الْبَرِّ
the land on

وَحَمَلْنَاهُمْ
and We carried them

عَادِمَ
(the) children of Ardam

بَنِي
(the) children of Ardam

كَرَّمْنَا
We have honored

وَإِنَّمَا
And certainly

كَثِيرٍ
many

وَمَنْ
of those whom

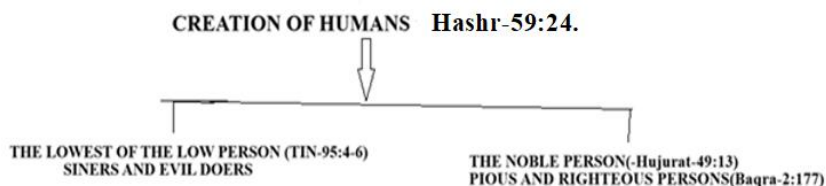
خَلَقْنَا
We have created

تَفْضِيلًا
(70) (with) preference

یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور

انہیں یا کیزہ چوروں کی روزیاں دے اور انہی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی ○

We see it notably in Qur'an 17:70, where the verbs *karramnā* (we conferred special favors upon) and *faḍḍalnā* (we preferred) indicate high regard for humanity in the divine perspective. Everything has been subjugated to *al-insān*, the Qur'an's most inclusive word for humankind in general, including when displaying characteristically human and deplorable tendencies.



(6): BUT ALAS! SOME OF US ARE HEADLESS AND DISOBEYED ALLAH:

مگر افسوس! ہم میں سے کچھ لوگ بے عقل ہیں اور انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی

LOWEST OF THE LOW: انتہائی گھٹیا ترین

While the Quran describes Hell (Jahannam) as a physical destination in the afterlife, Quran also speaks extensively about "hellish" situations, severe distress, psychological torment, extreme fear, hunger, misery, humiliation, destruction, social corruption that people experience during their worldly lifetime as to consequences of evil deeds. Thus, we should not say that worldly suffering is literally Jahannam, but it can be understood as an image, warning, foretaste, or consequence of the path that ultimately leads to Hell. (Al-Tin. 95:4-6.)

اگرچہ قرآن جہنم کو آخرت میں ایک حقیقی مقام کے طور پر بیان کرتا ہے، لیکن یہ ان "جہنمی" حالات، شدید کرب، ذہنی انیت، شدید خوف، بھوک، بدحالی، ذلت، تباہی اور سماجی بگاڑ کا بھی تفصیل سے ذکر کرتا ہے جن کا سامنا لوگ بڑے اعمال کے نتیجے میں اپنی دنیاوی زندگی کے دوران کرتے ہیں۔ لہذا ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ دنیاوی تکالیف ہی لفظی معنوں میں جہنم ہیں، بلکہ انہیں اس راستے کی ایک جھلک، تنبیہ، پیشگی نمونہ یا نتیجے کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو بالآخر جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ (سورۃ النین، 95: 4-6)

CONSEQUENCE OF EVILS: IMAGES OF HELL IN PRESENT LIFE:

برائیوں کا انجام: موجودہ زندگی میں جہنم کے مناظر

Araf-7:179. "Many are the Jinns and men **We have made for Hell**: They have hearts wherewith they understand not eyes wherewith they see not and ears wherewith they hear not. They are like cattle nay more misguided: for they are heedless (of warning)." [Yusuf Ali]

وَلَقَدْ دَرَأْنَا لَجَهَنَّمَ كَيْدًا مِّنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا
 with them they see (but) not (are) eyes and for them with them they understand (but) not (are) hearts For them and men the jinn of many for Hell We have created And certainly
 وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾
 (179) (are) the heedless they Those (are) more astray they nay (are) like cattle Those with them they hear (but) not (are) ears and for them

○ اور ہم نے بہت انسان اور جنات جہنم کے

لئے ہی پیدا کئے ہیں ان کے دل تو ہیں لیکن ان سے سمجھتے بوجھتے نہیں ان کی آنکھیں بھی ہیں لیکن ان سے دیکھتے بھالتے نہیں ان کے کان بھی ہیں لیکن سن گن ان میں بھی نہیں یہ تو چوپاؤں کی طرح کے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے یہی لوگ تو پورے غافل اور بے خبر رہے ہیں ○ (Araf-7:179)

The Qur'an says humans possess:

- Heart/mind → to understand, reflect and reason
- Eyes → to observe signs and reality
- Ears → to listen and learn

When a human being deliberately refuses to use these capacities for truth and goodness, he may fall below the moral level of animals.

WORST CREATURES: بدترین مخلوقات LOWEST OF THE LOW: انتہائی گھٹیا ترین

انسان کیوں اور کیسے پست ترین سطح پر گر جاتے ہیں؟ Why and how human beings become lowest of the low?

In the Qur'an, the phrase "lowest of the low" (أَسْفَلُ سَافِلِينَ — *asfala sāfilīn*) comes from Surah At-Tīn 95:4-6. It describes how a human being, despite being created with an exceptionally high potential, can fall to a morally and spiritually degraded condition. The remarkable point is that **human beings are created with high potential, but they are also given desires, emotions, intellect, and free choice. The same human being can rise toward righteousness or descend toward corruption and oppression.**

قرآن کریم میں "اسفل سافلین" (یعنی پست ترین درجے) کا ذکر سورہ التین (آیات 4 تا 6) میں ملتا ہے۔ یہ اس کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ کس طرح انسان، باوجود اس کے کہ اسے غیر معمولی صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے، اخلاقی اور روحانی اعتبار سے انتہائی پستی کی حالت میں گر سکتا ہے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ انسان کو اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ تخلیق تو کیا گیا ہے، مگر اسے خواہشات، جذبات، عقل اور اختیار انتخاب بھی عطا کیا گیا ہے۔ یہی انسان نیکی اور راست بازی کی طرف بلندی حاصل کر سکتا ہے یا پھر فساد اور بگاڑ کی جانب گر سکتا ہے

Nahl-16:108. "Those are the ones over whose hearts and hearing and vision Allāh has sealed, and it is those who are the heedless." — Saheeh International

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَعَّ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمِعِهِمْ وَأَبْصَرِهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾
 (108) the heedless they are And those and their sight and their hearing their hearts over Allah has set a seal Allah has set a seal (are) the ones Those

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اور یہ لوگ غافل ہیں ○

Araf-7:182. "As for those who deny Our signs, We will gradually draw them to destruction in ways they cannot comprehend." Dr. Mustafa Khattab.

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾
 (182) they know not where from We will gradually Our Signs denied But those who lead them

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹ جانتے ہیں، ہم انہیں آہستہ آہستہ اس طرح چھیٹے جائیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہو۔ اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، میری تدبیر بہت ہی مضبوط ہے ○

Following uncontrolled desires: بے قابو خواہشات کی پیروی کرنا

Jathiya-45:23. "Have you seen he who has taken as his god his [own] desire, and Allāh has sent him astray due to knowledge (knowing him) and has set a seal upon his hearing and his heart and put over his vision a veil? So who will guide him after Allāh? Then will you not be reminded (will receive admonition)?" — Saheeh International

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ وَخَوَّرَهُ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ لَكَ مِن بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَمَن يَضِلُّ فَلَا تُدْعَرُونَ ﴿٢٣﴾
 over and puts and his heart his hearing upon and He sets a seal knowingly knowingly and Allah lets him go astray and Allah lets him go astray his desire (as) his god takes (he) who Have you seen
 (23) you receive admonition Then will not Allah after after will guide him Then who a veil his vision

جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود کچھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے؟ کیا اب بھی تم نصیحت نہیں کھڑتے ○

When hawā (desire) becomes the master instead of reason and divine guidance, a person can progressively lose moral control. جب عقل اور الہی رہنمائی کے بجائے 'ہوا' (خواہش نفس) حاکم بن جائے، تو انسان بتدریج اخلاقی اختیار کھو سکتا ہے

Anfal-8:37. “so Allah may separate the evil from the good. He will pile up the evil ones all together and then cast them into Hell. They are the ‘true’ losers.” — Dr. Mustafa Khattab.

إِسْرَارَ اللَّهُ الْخَبِيرَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَيَجْعَلُ الْخَبِيرَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمُهُمْ جَمِيعًا وَيَجْعَلُهُمْ فِي جَهَنَّمَ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾
(37) (are) the losers they Those Hell in and put them all together and heap them others on some of them the wicked and place the good from the wicked Allah That may distinguish

اس لئے کہ اللہ بڑوں کو بھلوں سے الگ الگ کر دے اور بڑوں کو بعض کو بعض پر تہہ بہ تہہ کر کے سب کو ایک ساتھ جہنم میں کر دے یہی ہیں نقصان اٹھانے والے

How does the downfall happen? زوال کیسے آتا ہے

A useful Qur’anic model is: ایک مفید قرآنی نمونہ ہے

Innate goodness → temptation → wrong choice → repetition → habit → domination by desire → moral blindness → corruption → “lowest of the low.”

فطری نیکی ← ترغیب گناہ ← غلط انتخاب ← تکرار ← عادت ← خواہش کا غلبہ ← اخلاقی اندھا پن ← بگاڑ ← “پستی کی انتہا“

Anfal-8:22. “Indeed, the worst of living creatures in the sight of Allāh are the deaf and dumb who do not use reason”. — Saheeh International

إِنَّ سَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَقُولُونَ ﴿٢٢﴾
(22) use (their) intellect (do) not those who the dumb (are) the deaf Allah near (of) the living worst Indeed creatures

یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ ہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے

PUNISHMENT IN LIFE FOR DISOBEDIENCE: نافرمانی کی دنیاوی سزا

Anfal-8:54-55. “[Theirs is] like the custom (manner) of the people of Pharaoh and of those before them. They denied the signs of their Lord, so We destroyed them for their sins, and We drowned the people of Pharaoh. And all [of them] were wrongdoers. Indeed, the worst of living creatures in the sight of Allāh are those who have disbelieved, and they will not [ever] believe.” — Saheeh International. [Similar verse-Bayyinah-98:6]

كَذَّابٌ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ سَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾
(the) people and We drowned for their sins so We destroyed (of) their Lord (the) Signs They denied before them (were) from and those who (of) Firaun (of) people Like (the) way (54) wrongdoers were and (they) all (of) Firaun (55) believe (will) not and they disbelieve (are) those who Allah near (of) the living creatures

اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ

بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے جاننے والا ہے ○ مثل حالت فرعونوں کے اور ان کے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی باتیں

جھٹلائیں یہیں ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد کیا اور فرعونوں کو ڈوبو دیا اور یہ سارے ستم گار تھے ○ تمام جانداروں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ

ہیں جو کفر کریں پھر وہ ایمان نہ لائیں ○

Isra-17:16. “And when We intend to destroy a city (society), We command its affluent but they defiantly disobey therein; so the word [i.e., deserved decree] comes into effect upon it, and We destroy it with [complete] destruction.”

وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَنَدَمْنَاهَا بِدَرَجَاتٍ وَتَرَوْنَهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾
(16) (with) destruction and We destroy it the word against it so (is) proved true therein but they defiantly its wealthy people We order a town We destroy that We intend And when disobey

جب ہم کسی ہستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوش حال لوگوں کو کوئی حکم دیتے ہیں وہ اس ہستی میں کمالی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تہہ بالا کر دیتے ہیں ○

As-Sajdah- 32:21-22. “And indeed We will make them taste of the Penalty of this (life) prior to the supreme Penalty, in order that they may (repent and) return. And who does more wrong than one to whom are recited the Signs of his Lord, and who then turns away therefrom? Verily from those who transgress (wicked)s We shall exact (due)

Retribution (punishment).” — A. Yusuf Ali

وَلَنَذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ دُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْفِقُونَ ﴿٢٢﴾
(21) return so that they may the greater the punishment before the nearer the punishment of And surely, We will let them taste (22) (will) take retribution the criminals from Indeed, We from them he turns away then (of) his Lord of (the) Verses is reminded than (he) who (is) more unjust And who

بالمقین ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے اس کے سوا بھی چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے

جسے اللہ کی آیتوں سے وعظ کیا گیا۔ پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا یقیناً مانو کہ ہم بھی گنہگاروں سے انتقام لینے والے ہیں ○

This strongly supports the idea that people may experience consequences and punishments in worldly life before the Hereafter.

یہ اس خیال کی پرزور تائید کرتا ہے کہ لوگ آخرت سے قبل دنیاوی زندگی میں بھی نتائج اور سزاؤں کا سامنا کر سکتے ہیں

In the 1994 Pulitzer Prize winning photograph shown below, an African girl, nothing but a skeleton, was trying to crawl towards a U.N. Food Shelter, about one kilometer away. Behind her back, a few yards away was a vulture waiting for the girl to die to feast. The vulture did not attack the living girl. It could have. But it has God-given law that it follows. Even the animals have law of God that they obey. Not the man. So many governments, groups and individuals have become worst than the vultures! May God have Mercy on the suffering humanity!

نیچے دی گئی 1994 کے پلٹزر پر انز یافتہ تصویر میں، ایک افریقی بچی—جو محض ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکی تھی—تقریباً ایک کلومیٹر دور واقع اقوام متحدہ کے امدادی مرکز (جہاں خوراک فراہم کی جاتی تھی) کی جانب رینگ کر جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے پیچھے، محض چند گز کے فاصلے پر ایک گدھ موجود تھا جو بچی کی موت کا منتظر تھا تاکہ اسے اپنا نوالہ بنا سکے۔ اس گدھ نے زندہ بچی پر حملہ نہیں کیا۔ حالانکہ وہ ایسا کر سکتا تھا، مگر وہ خدا کے مقرر کردہ اُس قانون کا پابند ہے جس کی وہ پیروی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جانور بھی خدا کے اُس قانون کی اطاعت کرتے ہیں جو ان کے لیے مقرر ہے۔ لیکن انسان ایسا نہیں کرتا۔ کتنی ہی حکومتیں، گروہ اور افراد گدھوں سے بھی بدتر ہو چکے ہیں! خدا مصیبت زدہ انسانیت پر رحم فرمائے



Show and tell Kerin Carter, a South African photojournalist, won the Pulitzer Prize for this photograph in 1994 and committed suicide three months later. For many, that affirmed his guilt for not helping this Sudanese girl reach a feeding centre.



MISFORTUNES DUE TO OWN HAND: اپنے ہاتھ کی وجہ سے بدقسمتی

Taha-20:124. "And whoever turns away from My remembrance - indeed, he will **have a depressed [i.e., difficult] life**, and We will gather [i.e., raise] him on the Day of Resurrection blind." — Saheeh International

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْمًى (124) blind (of) the Resurrection (on the) Day and We will gather straitened (is) a life for him then indeed My remembrance from turns away And whoever him

اہاں جو میری یاد سے روگردانی کرنے اس کی زندگی بھلی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے

This is the converse of 16:97: obedience brings a *good life* (حیاء طیبہ), while neglect of Allah's guidance leads to a *constricted life* (معیشۂ ضنک). This is one of the clearest Quranic descriptions of a **hell-like condition in present life**. A person may possess wealth, comfort, power, and entertainment, yet experience: inner emptiness, anxiety, Stress, tension, dissatisfaction, fear, insecurity, spiritual darkness. The Qur'an calls this **ma'tshatan dankan**—a constricted, distressed, or suffocating life.

Nahl-16:112. "And Allah sets forth the example of a society which was safe and at ease, receiving its provision in abundance from all directions. **But its people met Allah's favours with ingratitude (denied favours), so Allah made them taste the clutches of hunger and fear for their misdeeds.**" — Dr. Mustafa Khattab,

وَصَرَّيْنَا لِلَّهِ مَكَارًا قَوْلَهُ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُظْلِمِينَ يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَحْمَةً مِنَّا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَقَهَا اللَّهُ لِسَانُ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (112) do they used (to) for what and the fear (of) the hunger (the) garb so Allah made it taste so Allah made it taste (the) Favours of Allah (the) Favours of Allah

اللہ تعالیٰ اس ہستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی۔ اس کی روزی اس کے پاس با فراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ کی

نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا جامہ پہنا دیا جو بدلہ اٹھانے کے لیے اعمال کا

Ash-Shūrā 42:30. "And whatever **strikes you of disaster** - it is for what your hands have earned; but He pardons much." — Saheeh International

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ (30) much [from] But He pardons your hands have earned (is because) of what (the) misfortune of befalls you And whatever

تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے اور بھی تو بہت سی باتوں سے وہ درگزر فرما لیتا ہے

Yunus-10:44.” Indeed, Allah does not wrong the people at all, but it is the people who are wronging

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ الْنَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ (Yunus-10:44) unjust, wrong

themselves.” — Saheeh International.

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بالکل ظلم نہیں کرتا، لیکن لوگ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے ہیں ○

(7): HIGHEST AND LOWEST LEVEL OF HUMAN BEING: انسان کا بلند ترین اور پست ترین درجہ:

According to the **Qur'an**, human beings have the potential to rise to an exceptionally high moral and spiritual level—or fall to an extremely low level. The decisive factor is **faith, strive, consciousness of Allah (taqwā), righteous action, and purification of the self**. The phrase "Then We abase (reduce) him to be the lowest of the low" from Surah At-Tin (95:4-6) captures one of the most profound psychological and spiritual warnings in the Quran. It addresses the ultimate downfall of human beings who choose to ignore their innate spiritual potential.

قرآن کریم کے مطابق، انسان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ انتہائی بلند اخلاقی اور روحانی مقام تک پہنچ جائے—یا پھر انتہائی پست ترین سطح پر جا گرے۔ اس معاملے میں فیصلہ کن عناصر ایمان، جدوجہد، اللہ کا خوف (تقویٰ)، نیک اعمال اور تزکیہ نفس ہیں۔ سورہ التین (آیات 4 تا 6) کا یہ جملہ کہ "پھر ہم اسے پست ترین سطح پر گرا دیتے ہیں"، قرآن کی ان گہری ترین نفسیاتی اور روحانی تنبیہات میں سے ایک کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ ان انسانوں کے حتمی زوال کی نشاندہی کرتا ہے جو اپنی فطری روحانی صلاحیت کو نظر انداز کرنے کا راستہ اختیار کرتے ہیں

Al-Tin, 95:4-6. "We have indeed created man in the best of moulds (form). Then do We abase (reduce) him (to be) the lowest of the low. Except such as believe and do righteous deeds: for they shall have a reward unailing."

[Yusuf] [meaning of best moulds or form- upright, symmetrical, and balanced in form and nature.]

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ﴿٥﴾ (5) (of the) low (to the) lowest We returned him Then (4) mould (the) best in man We created Indeed
إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ (6) ending never (is a) reward then for them righteous deeds and do believe those who Except

○ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ○ پھر اسے نیچوں سے نیچے کر دیا ○ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور مطابق سنت عمل کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی نہ ختم ہو ○

Interpretation: Meaning of "Asfala Sāfilin": The Arabic expression literally means "the lowest of the lowest," "the deepest depth," or "the most degraded state." Many commentators understand "the lowest of the low" (asfala sāfilin) as the condition into which a person falls when they reject faith and persist in sin. Although created with the highest potential, they degrade themselves below the level for which they were created.

موضوع اور مضمون: اس کا موضوع ہے عزادار کا اذیت۔ اس عرض کے لیے سب سے پہلے اس قدر اذیت کے مقامات ظہور کی قسم کھا کر فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے۔ اگرچہ اس شخصیت کو دوسرے مقامات پر ترقی و ترقی میں مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً گیس فرمایا کہ انسان کو خدا نے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا اور فرشتوں کو اس کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور بقول ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
 You are best (the) people (of) raised for the mankind and forbidding the right enjoining in Allah and believing the wrong [from] and [the] (are) believers
 وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ
 (110) defiantly (are) but most of them disobedient

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں ○

نیکی کا حکم دو: تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ENJOIN WHAT IS RIGHT:

Meaning of the key words:

- Ta'murūna (تأمرؤن) = you command, instruct, or call people toward
- bil-ma'rūf (بالمعروف) = what is recognized as good, right, proper and righteous

So Amr bil-Ma'rūf (الأمر بالمعروف) means actively encouraging, instructing and promoting good.

It is paired with: Nahyu 'an al-Munkar (النهي عن المنكر) = forbidding/preventing what is wrong and evil.

Its connection with human excellence:

Notice the order in 3:110:

Imān → Enjoining Ma'rūf → Forbidding Munkar → Becoming a "best community or good human being."

ایمان ← نیکی کا حکم دینا ← برائی سے روکنا ← "بہترین امت یا اچھا انسان" بننا

Therefore, in the Qur'anic framework, being a good individual or community is not merely believing privately. Faith should produce ethical action that promotes good and restrains evil. Ma'rūf (good and accepted), therefore, includes things such as justice, honesty, kindness, charity, truthfulness, good conduct and obedience to Allah, while munkar includes their opposites (meaning rejected, wrong or evil).

چنانچہ قرآنی تناظر میں، ایک اچھا فرد یا معاشرہ ہونے کا مطلب محض نجی سطح پر ایمان رکھنا نہیں ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایسے اخلاقی اعمال سرزد ہوں جو نیکی کو فروغ دیں اور برائی کو روکیں۔ لہذا، 'معروف' (یعنی اچھی اور پسندیدہ باتیں) میں عدل، دیانت داری، مہربانی، فیاضی، سچائی، حسن اخلاق اور اللہ کی اطاعت جیسی چیزیں شامل ہیں، جبکہ 'منکر' میں ان کی ضد (یعنی ناپسندیدہ، غلط یا برے امور) شامل ہیں

اللہ کا فضل کیا ہے اور کیسے حاصل ہوتا ہے (8): HOW AND WHAT IS ALLAH'S BOUNTY?

The dictionary meaning of:

Meaning of Seek: to search for something or try to find or obtain something:

Bounty means: generosity in giving to others; liberality; a generous gift; Fazal in Arabic.

Fazl (Arabic: فضل is an Arabic word meaning (bounty or virtue; Intellectual and spiritual endowment. Nemat in Urdu.

Endowment means a quality or ability possessed or inherited by someone.

Nemah in arabic or Nemat in Urdu means blessing. Blessing means: something that is extremely lucky or makes you happy.

لغت کے معنی:

تلاش کے معنی: کسی چیز کو تلاش کرنا یا کسی چیز کو تلاش کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا:

فضل کا مطلب ہے: دوسروں کو دینے میں سخاوت؛ لبرلٹ ایک فراخ تحفہ؛ فاضل عربی میں۔

(ایک عربی لفظ ہے جس کا مطلب فضل یا فضیلت ہے۔ فکری اور روحانی عطا۔ اردو میں نعمت۔ فضل (عربی: فضل

اوقاف کا مطلب ہے ایک معیار یا قابلیت جو کسی کے پاس ہے یا اسے وراثت میں ملا ہے۔

اربع میں نیمہ یا اردو میں نعمت کا مطلب ہے برکت۔ برکت کا مطلب ہے: ایسی چیز جو انتہائی خوش قسمت ہو یا آپ کو خوش کرے

Nahl-16:14. "It is He Who has made the sea subject, that ye may eat thereof flesh that is fresh and tender, and that ye may extract therefrom ornaments to wear; and thou seest the ships therein that plough the waves, that ye may seek (thus) of the bounty of Allah and that ye may be grateful." [Yusuf Ali]

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْيَمِينَ لَكُمْ لَحْمًا طَرِيًّا وَمِنْهُ لَكُمْ حُلِيٌّ وَمِنْهُ لَكُمْ أَنْفُسُ الْفُلِ
 And He subjected the sea for you to eat fresh meat from it and that you bring forth ornaments from it and that you may seek through it ploughing
 (14)

دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیے ہیں کہ تم اس میں سے نکالو تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو تو آپ دیکھیں گے کہ کشتیاں اس

میں پانی چرتی ہوئی ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو ○ (Nahl-16:14)

اللہ کے نزدیک بہترین اعمال کون سے ہیں؟ (9): WHAT ARE THE BEST DEEDS IN SIGHT OF ALLAH?

LASTING RIGHTEOUS DEEDS: "al-bāqiyāt al-ṣāliḥāt"

Kahaf-18:45-46. “Set forth to them the similitude (example) of the life of this world: It is like the rain which we send down from the skies: the earth's vegetation absorbs it, but soon it becomes dry stubble, which the winds do scatter: it is (only) Allah who prevails over all things. Wealth and sons are allurements of the life of this world: **But the things that endure (lasting), good deeds (al-bāqiyāt al-ṣāliḥāt) are best in the sight of thy Lord, as rewards, and best as (the foundation for) hopes.**” — A. Yusuf Ali [Similar Verse: Maryam-19:76]

وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا لِّلْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ نَّزَّلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاَخْتَلَطَ بِهٖۤ ثُمَّ يَكُوْنُ اَلْاَرْضَ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
dry stalks then becomes (of) the earth (the) vegetation with it then mingles the sky from which We send down like water (of) the world (of) the life the example to them And present

تَذَرُوْهُ اَلرِّيْحُ يَنْفِثُهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيٰتُ خَيْرٌ ۝۴۶
But the enduring (of) the world (of) the life (are) adornment and children The wealth (45) (is) All Able thing every over And Allah And Allah (by) the winds it (is) scattered

اَلصَّٰلِحٰتُ خَيْرٌ ۝۴۷ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ ۝۴۸ اَمَلًا ۝۴۹
(46) (for) hope and better (for) reward your Lord near (are) better good deeds

ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر چسے کہ پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کو روئیدگی ملتی ہے ○ پھر آ خر کار وہ چورا ہو جاتی ہے جسے ہوائیں اڑائے لئے پھرتی ہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ مال و اولاد تو دنیا کی زندگی کی ہی زینت ہے ○ ہاں البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب کے اور آئندہ کی اچھی توقع کے بہت ہی عمدہ ہیں ○

Meaning of “Enduring(Lasting) Good Deeds. اَلْبَاقِيَّاتُ الصَّالِحَاتُ

These are deeds whose reward remain permanently with Allah, unlike wealth and worldly status which disappear.

What Good Deeds Are Included in Lasting Good Deeds? پائیدار نیک اعمال میں کون سے اچھے اعمال شامل ہیں

Classical Qur’anic commentators explain that the phrase includes all righteous deeds done sincerely for Allah, especially: (i). Faith and Worship (ii). Remembrance of Allah (Dhikr). (iii). **Beneficial Knowledge:** Teaching truth, wisdom, and beneficial knowledge whose benefit continues after death. The Quran repeatedly links knowledge with righteous action as mentioned in Saba-34:6. See abobe section. (iv). Charity That Multiplies Continuously. (v). Spending Wealth Seeking Allah’s Pleasure- Baqarah 2:261 and 2:265.

قرآن کے قدیم مفسرین وضاحت کرتے ہیں کہ اس اصطلاح میں اللہ کی رضا کے لیے خلوص نیت سے کیے جانے والے تمام نیک اعمال شامل ہیں، بالخصوص: ایمان اور عبادت؛ اللہ کا ذکر؛ اور مفید علم: یعنی سچائی، حکمت اور ایسے مفید علم کی تعلیم دینا جس کا فائدہ موت کے بعد بھی جاری رہے۔ قرآن بار بار علم کو نیک عمل کے ساتھ جوڑتا ہے جیسا کہ سورہ سبا (34:6) میں مذکور ہے۔ (اوپر والا حصہ ملاحظہ کریں)؛ ایسا صدقہ جس کا اجر مسلسل بڑھتا رہتا ہے؛ اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے مال خرچ کرنا — سورہ بقرہ (2:261 اور 2:265)

COMMANDS ON DOING GOOD: نیکی کرنے کا حکم

DEFINITION OF RIGHTEOUSNESS: راستبازی کی تعریف

Imran-3:92. “By no means shall ye attain righteousness (in Arabic, “albirra”, piety, Neki) unless ye give (freely, spend) of that which ye love; and whatever ye give of a truth, Allah knoweth it well.” [Read Baqra-2:177]

لَنْ نَّتَلٰوًا اَلْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِنْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَلَنَ اَعْلَمُ بِهٖۤ ۚ
(92) (is) All-Knowing of it Allah then indeed a thing of you spend And whatever you love from what you spend until [the] righteousness will you attain Never

تم نیک کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں رضا کی راہ میں خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو

(10): PROMISE OF KHALIFA AND SECURITY: خلیفہ کا وعدہ اور تحفظ

Surah An-Nur (24:55), known as *Ayat al-Istikhlaf* (The Verse of Succession), was revealed approximately in the 5th or 6th year after the Hijrah (626–627 CE) in Madinah.

The verse was revealed to comfort the early Muslims during a period of intense fear and exhaustion, explicitly promising them future political authority, the establishment of their religion, and total security.

سورہ النور (24:55)، جسے 'آیتِ استخلاف' (جانشینی کی آیت) کے نام سے جانا جاتا ہے، ہجرت کے تقریباً پانچویں یا چھٹے سال (626-627 عیسوی) میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

یہ آیت شدید خوف اور تھکن کے دور میں ابتدائی مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے نازل ہوئی تھی، جس میں انہیں مستقبل میں سیاسی اقتدار، ان کے دین کے قیام اور مکمل تحفظ کا واضح وعدہ دیا گیا تھا

Noor-24:55. “Allah has promised those who have believed among you and done righteous deeds that He will surely grant them succession [authority, power] upon the earth just as He granted it to those before them and that He will surely establish for them [therein] their religion which He has preferred for them and that He will surely substitute for them, after their fear, security(peace), [for] they worship Me, not associating anything with Me. But whoever disbelieves¹ after that - then those are the defiantly disobedient.” — Saheeh International

وَعَدَ	اللَّهُ	الَّذِينَ	ءَامَنُوا	وَمِنْكُمْ	وَعَمِلُوا	الْصَّالِحَاتِ	لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ	فِي	الْأَرْضِ	كَمَا
Allah (has) promised	Allah (has) promised	those who	believe	among you	righteous deeds	and do	surely He will grant them succession	as	the earth	in
أَسْتَخْلَفَ	الَّذِينَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ	وَلَيُكَيِّدَنَّ	هُمْ	وَلَيُثَبِّتَنَّ	لَهُمْ	دِينَهُمْ	الَّذِي	أَتَوْا
He gave succession	to those who	before (were)	them	and that He will surely establish	for them	and that He will surely establish	for them	their religion	which	they worship (for)
أَرْضَهُمْ	لَهُمْ	وَلَيُكَيِّدَنَّ	لَهُمْ	مِنْ	بَعْدَ	خَوْفِهِمْ	أَمْنًا	يَعْبُدُونَنِي	لَا	يُشْرِكُونَ
He has approved	for them	and surely He will change for them	after	after	their fear	security	Me	they associate	not	anything with Me
وَمَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذَلِكَ	فَأُولَئِكَ	هُمْ	الْفَاسِقُونَ	(55)	the defiantly (are)	[they]	then those	that
But whoever	disbelieved	after	those	then those	that	disobedient				

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا حاکم بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو حاکم بنایا تھا جو

ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ حکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو

وہ امن و امان سے بدل دے گا کہ میری عبادت کرتے رہیں گے۔ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہی ہیں ○

Explanation of Ibn Kathir: **Allah's Promise to the Believers that He would grant them Succession:**

This is a promise from Allah to His Messenger that He would cause his Ummah to become successors on earth, i.e., **they would become the leaders and rulers of mankind, through whom He would reform the world and to whom people would submit, so that they would have in exchange a safe security after their fear.**

تفسیر ابن کثیر: مومنین سے اللہ کا یہ وعدہ کہ وہ انہیں زمین میں خلافت (اقتدار) عطا فرمائے گا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے رسول ﷺ سے کیا گیا ایک وعدہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی امت کو زمین میں خلیفہ (جانشین اور حکمران) بنائے گا؛ یعنی وہ نوع انسانی کے رہنما اور حکمران بنیں گے، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح فرمائے گا اور لوگ ان کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کریں گے، تاکہ انہیں خوف کی کیفیت کے بعد امن و امان نصیب ہو

ALLAH COMMANDS BALANCED LIFE BETWEEN THIS WORLD AND AFTER WORLD:

اللہ اس دنیا اور آخرت کے درمیان زندگی کو متوازن کرنے کا حکم دیتا ہے

Qassas- 28:77. **"But seek, with the (wealth) which Allah has bestowed on thee the Home of the Hereafter nor forget thy portion (rightful share) in this world: but do thou good as Allah has been good to thee and seek not (occasions for) mischief in the land: for Allah loves not those who do mischief (corruption)."** [Yusuf Ali]

وَأَتَّبِعْ	فِيمَا	ءَاتَاكَ	اللَّهُ	الْذَّارَ	الْآخِرَةَ	وَلَا	تَنْسَ	نَصِيبَكَ	مِنَ	الدُّنْيَا	وَأَحْسِنْ	كَمَا	أَحْسَنَ
But seek	through what	Allah has given you	Allah has given you	the home	(of) the Hereafter	and (do) not	forget	your share	of	the world	And do good	as	Allah has been good
اللَّهُ	إِلَيْكَ	وَلَا	تَتَّبِعْ	الْفَسَادَ	فِي	الْأَرْضِ	إِنَّ	اللَّهَ	لَا	يُحِبُّ	الْمُفْسِدِينَ	(77)	the corrupters
Allah has been good	to you	And (do) not	seek	corruption	in	the earth	Indeed	Allah	does	not	love		

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیوی حصے کو بھی نہ بھول اور جیسے کہ اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا

ہے تو بھی سلوک کرتا رہ اور ملک میں فساد کا خواب نہ رہا کر یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا ہے ○

MASLOW'S HIERARCHY OF WORLDLY NEEDS: ماسلو کا دنیاوی ضروریات کا درجہ وار نظام

What and how is the highest position/status a man can achieve in this life? اس زندگی میں انسان جو اعلیٰ ترین مقام حاصل کر سکتا ہے، وہ کیا ہے اور کیسا ہے

The American psychologist Abraham Maslow propounded a theory of needs in 1943.

امریکی ماہر نفسیات ابراہم ماسلو نے 1943 میں ضروریات کا نظریہ پیش کیا

To achieve a complete "Hierarchy of Worldly Needs"—adapted from Abraham Maslow's famous psychological model—you must build and strive your life systematically from the ground up.

According to Maslow's original formulation, there are five sets of basic needs that are related to each other in a hierarchy of prepotency (or strength). Typically, the hierarchy is depicted in the form of a pyramid although Maslow himself was not responsible for the iconic diagram. The pyramid begins at the bottom with physiological needs (the most prepotent of all) and culminates at the top with self-actualization needs.

"دنوی ضروریات کے مکمل درجات" کے حصول کے لیے—جو کہ ابراہم ماسلو () کے مشہور زمانہ نفسیاتی ماڈل سے اخذ کیے گئے ہیں—آپ کو اپنی زندگی کو منظم انداز میں بنیادی سطح سے تعمیر کرنے اور اس کے لیے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ماسلو کی اصل تشکیل کے مطابق، بنیادی ضروریات کے پانچ ایسے مجموعے ہیں جو اہمیت یا شدت () کی درجہ بندی کے تحت ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ عام طور پر اس درجہ بندی کو ایک اہرام () کی شکل میں دکھایا جاتا ہے، حالانکہ اس مشہور زمانہ خاکہ یا ڈیاگرام کو خود ماسلو نے نہیں بنایا تھا۔ یہ اہرام نچلی سطح پر جسمانی یا حیاتیاتی ضروریات (جو تمام ضروریات میں سب سے زیادہ اہم اور بنیادی ہیں) سے شروع ہوتا ہے اور سب سے اوپر 'خود کی تکمیل' یا 'ذات کی تکمیل' () کی ضروریات پر منتج ہوتا ہے

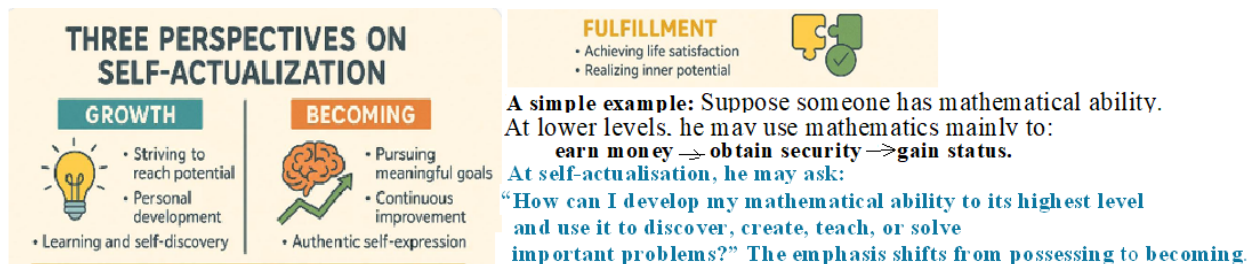


Diagram of Maslow's Hierarchy of Needs (five-level model). Based on his original 1943 paper "A Theory of Human Motivation" and later clarifications.

For biological needs, safety needs, love and belonging needs and esteem needs, Quran has commanded in verses Araf-7:10, Nahl-16:81, Rum -30:21 and Isra-17:70 respectively.

The dictionary meaning of actualization is: **the process of bringing something into existence; the realistic representation of something.**

Self-Actualisation in Maslow's Hierarchy of Needs: ماسلو کے 'درجہ بندی ضروریات' کے نظریے میں 'ذات کی تکمیل' Self-actualisation is the highest level in Abraham Maslow's original hierarchy of needs. It means becoming the fullest version of oneself by realizing and using one's abilities, talents, potential, creativity, and capabilities. Maslow described it as the desire to "become everything that one is capable of becoming."



What does "actualisation" mean?

"Actualise" means to make something real or fully developed.

Therefore: **Self-actualisation = realizing one's inherent potential to the fullest extent possible.**

For example, a person may have abilities in mathematics, science, leadership, teaching, art, business, or service. Self-actualisation means developing those abilities and using them meaningfully and intelligently rather than leaving them unused.

A simple example: Suppose someone has mathematical ability.

At lower levels, he may use mathematics mainly to: **earn money → obtain security → gain status.**

At self-actualisation, he may ask: **"How can I develop my mathematical ability to its highest level and use it to discover, create, teach, or solve important problems?"**

The emphasis shifts from possessing to becoming. It is more than achieving wealth or status.

A simple example: Suppose someone has mathematical ability.

At lower levels, he may use mathematics mainly to: **earn money → obtain security → gain status.**

At self-actualisation, he may ask:

"How can I develop my mathematical ability to its highest level and use it to discover, create, teach, or solve important problems?" The emphasis shifts from possessing to becoming.

In Qur'anic perspective: قرآنی نقطہ نظر سے

The question is: **who and how one achieves the highest status of human beings.**

Maslow's highest original need and theory in 1943 is essentially: **"Become what you are capable of becoming."**

*Fourteen years ago, the Qur'an, however, gives human development an additional **moral and spiritual direction**. Human potential is not simply to maximize personal ability; it is to use one's abilities in accordance with truth, righteousness and one's purpose in life as well as after life before Allah.*

For example: Qur'an 91:7–10. "And by the soul and Him who proportioned it and inspired it with its wickedness and its righteousness. He has succeeded who purifies it and he has failed who corrupts it."

Thus, a useful comparison is:

Maslow: Potential → development → self-actualisation

Qur'an: Potential → purification → righteous action → success in life and after life before Allah.

This distinction is important: Maslow asks how fully a person can become what he is capable of becoming; the Qur'an asks not only how fully a person develops, but also what kind of person he becomes and for what purpose he uses his capabilities. Further, in sight of Allah, the most noble person is the most righteous (Motaqqi) as commanded in Hujurat-49:13.

یہ فرق اہم ہے: میسلو () یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کے مطابق کس حد تک تکمیل ذات کر سکتا ہے؛ جبکہ قرآن نہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ انسان کس حد تک ارتقا پاتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ وہ کیسا انسان بنتا ہے اور اپنی صلاحیتوں کو کس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مزید برآں، اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار (متقی) ہو، جیسا کہ سورۃ الحجرات (49:13) میں ارشاد فرمایا گیا ہے

WORLDLY STATUS: دنیاوی حیثیت

Sufis and Scientists of every discipline and Nobel Laureates hold the highest positions of intellectual authority, global respect, and societal influence in the world. While they do not hold military power or political office, they possess immense "soft power" because their work shapes human history, survival, and our fundamental understanding of reality. According to Quran Jathiya-45:13 and 2:164, such groups of persons reflect and ponder over the phenomenon of creation and discover productive and beneficial resources to humanity. Muslim scientists like Haytham, Ibn Sina, Khwarizmi etc. and Muslim saints like Ghaus Pak, Khawja Garib Nawaz etc. are laurels and benefactors of mankind.

دنیا بھر میں ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے صوفیاء، سائنسدان اور نوبل انعام یافتہ شخصیات فکری اختیار، عالمی احترام اور سماجی اثر و رسوخ کے اعتبار سے اعلیٰ ترین مقام کی حامل ہیں۔ اگرچہ ان کے پاس نہ تو عسکری طاقت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی عہدہ، تاہم وہ زبردست "نرم طاقت" () کے مالک ہوتے ہیں کیونکہ ان کا کام انسانی تاریخ، بقا اور حقیقت کے بارے میں ہمارے بنیادی فہم کی تشکیل کرتا ہے۔ قرآن مجید (سورۃ الجاثیہ: 45:13 اور سورۃ البقرہ: 2:164) کے مطابق، ایسے افراد کا گروہ کائنات کی تخلیق کے مظاہر پر غور و فکر کرتا ہے اور انسانیت کے لیے مفید اور کارآمد ذرائع و وسائل دریافت کرتا ہے۔ ابن ہیثم، ابن سینا اور خوارزمی جیسے مسلم سائنسدان اور غوث پاک و خواجہ غریب نواز جیسے مسلم صوفیاء انسانیت کے لیے باعث فخر اور محسن ہیں

Baqra-2:164. "Indeed, in the creation of the heavens and the earth, and the alternation of the night and the day, and the [great] ships which sail through the sea with that **which benefits people, and what Allāh has sent down from the heavens of rain, giving life thereby to the earth after its lifelessness** and dispersing therein every [kind of] moving creature, and [His] directing of the winds and the clouds controlled between the heaven and earth **are signs for a people who use reason.** — Saheeh International.

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْغُلُوكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَخْبَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (164) and what [the] people benefits with what the sea in sail which and the ships and the day of the night and alternation and the earth (of) the heavens (the) creation in. Indeed أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَخْبَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيْحِ (of) the winds and directing moving creature every [of] therein and dispersing its death after (to) the earth thereby giving life water [of] the sky from Allah (has) sent down وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (164) who use their intellect for a people surely (are) Signs and the earth the sky between [the] controlled and the clouds

ترجمہ: آسمان اور زمین کی پیدائش رات دن کا یہ پھر کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کر دینا اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا ہواؤں کے رخ بدلنا تالیخ فرمان بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان ادھر ادھر پھیرنا عقلمندوں کے لئے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔ [۱۶۴]

Striving Brings Divine Guidance and status: جدوجہد الہی رہنمائی اور تحفظ کا باعث بنتی ہے

Mujahadah — The Active Spiritual Struggle:

Ankboot-29:69. "And those who strive in Our (Cause) We will certainly guide them to Our Paths: for verily Allah is with those who do right (good)." [A. Yusuf Ali]

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (69) the good-doers surely (is) with Allah And indeed Our ways (to) We will surely, for Us strive And those who guide them

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کاروں کا ساتھی ہے

(11): SPIRITUAL STATUS OF HUMAN BEING: انسان کا روحانی مقام

انسان اس زندگی میں کس طرح اور کون سا اعلیٰ ترین مقام حاصل کر سکتا ہے

If by "highest position" you mean the highest human, moral and spiritual status in this worldly life, the Qur'anic answer is not wealth, political power, fame, education, or social rank.

The highest position is Taqwā, Closeness and Pleasure of Allah.

The highest human status has several dimensions and stages.

اگر "اعلیٰ ترین مقام" سے آپ کی مراد اس دنیاوی زندگی میں بلند ترین انسانی، اخلاقی اور روحانی مرتبہ ہے، تو قرآن کا جواب دولت، سیاسی اقتدار، شہرت، تعلیم یا سماجی رتبہ نہیں ہے۔ اعلیٰ ترین مقام تقویٰ، اور اللہ تعالیٰ کا قرب و رضا ہے۔ اعلیٰ ترین انسانی مرتبے کے کئی پہلو اور درجات ہیں

(i): KHUSHU:

Khushu' (Arabic: الْخُشُوعُ) means complete humility, focus, and a quiet presence of the heart before God.

The term **Khushu** (humility, submissiveness, and deep concentration) is explicitly mentioned in the Quran, primarily as a defining trait of true believers and a key to ultimate success.

Prayer can feel heavy or difficult when done mechanically. Allah explains that *Khushu* makes the prayer light because the person is intensely aware of their upcoming meeting with God.

خشوع (عربی: الْخُشُوعُ) سے مراد مکمل عاجزی، یکسوئی اور اللہ کے حضور دل کا پرسکون اور حاضر ہونا ہے۔ لفظ 'خشوع' (عاجزی، انکساری اور گہری توجہ) کا ذکر قرآن پاک میں واضح طور پر موجود ہے؛ اسے بنیادی طور پر سچے مومنوں کی نمایاں صفت اور حتمی کامیابی کی کنجی قرار دیا گیا ہے۔

جب نماز محض رسمی یا میکانیکی انداز میں ادا کی جائے تو وہ بوجھل یا مشکل محسوس ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ خشوع نماز کو ہلکا اور آسان بنا دیتا ہے، کیونکہ نمازی کو اللہ کے ساتھ اپنی آئندہ ملاقات کا گہرا احساس ہوتا ہے

Baqra-2:45-46. "And seek help through patience and prayer; and indeed, it is difficult except for the **humbly**

submissive [to Allāh] Who are certain that they will meet their Lord and that they will return to Him." Saheeh International.

وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۚ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾
(46) will return to Him and that they their Lord will meet that they believe Those who (45) the humble ones on except (is) surely difficult and indeed, it and the prayer through patience And seek help

: اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو یہ بڑی چیز ہے مگر ذر رکھنے والوں پر۔ [۴۵] جو جانتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ [۴۶]

(ii): REMEMBERING ALLAH WITH DEVOTION: اللہ کو عقیدت کے ساتھ یاد کرنا

Mujammil-73:5-8. "Indeed, We will cast upon you a heavy word (revelation). Indeed, the hours of the night are more effective for concurrence [of heart and tongue] and more suitable for words. Indeed, for you by day is prolonged occupation (with worldly duties). **And remember the name of your Lord and devote yourself to Him with [complete, wholeheartedly] devotion.**" — Saheeh International. [Footnote - 2i.e., for recitation of the Qur'ān and for hearing and understanding it.]

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۖ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَظَنًا ۖ وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾
(6) (for) Word and more suitable and most potent (is) very hard it (at) the night (the) rising Indeed (5) heavy a Word upon you will cast Indeed, We
إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْعًا طَوِيلًا ۖ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَئِلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾
(8) (with) devotion to Him and devote yourself (of) your Lord (the) name And remember (7) prolonged (is) occupation the day in for you Indeed

یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے ○ بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب بکل دیتا ہے اور بات کو بہت یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے ○ تو اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام خلافت سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا ○

(iii): PURIFICATION OF SELF: تزکیہ نفس

Ash-Shams-91:9-10. "He has succeeded who purifies it; And he has failed who instills it [with corruption]."

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾
(10) buries it who he fails And indeed (9) purifies it who he succeeds Indeed

جس نے اُسے عموماً تزکیہ پھیرنے کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اس پر اہم کر دی، یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا۔

تزکیہ کے معنی ہیں پاک کرنا، ابھارنا اور نشوونما دینا۔

(iv): YOU ARE BEST UMMA FOR MANKIND: تم بنی نوع انسان کے لیے بہترین امت ہو

Imran-3:110. "You are the best nation (people) produced [as an example] for mankind....."

(v): WHAT IS THE PLEASURE OF ALLAH (رضا اللہ)؟ (رضہ کیا ہے؟)

Meaning of Riḍā Allāh – رضا اللہ in Arabic language?

Root Meaning of “Riḍā” (رضا): The word رضا (Riḍā) comes from the Arabic root ر-ض-و (R-Ḍ-W / R-Ḍ-Y).

Basic meanings in Arabic: To be pleased; To be satisfied; To approve of something. خوش ہونا؛ مطمئن ہونا؛ کسی چیز کی منظوری دینا

In Islam, seeking the pleasure of Allah (Ridwan Allah) is considered the highest goal of a believer's life. It is a continuous journey of purifying one's heart and aligning every action with the Divine Will.

اسلام میں رضائے الہی کا حصول مومن کی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد سمجھا جاتا ہے۔ یہ اپنے دل کو پاک کرنے اور ہر عمل کو رضائے الہی سے ہم آہنگ کرنے کا ایک مسلسل سفر ہے۔

THE PLEASURE OF ALLAH IS THE SUPREME ATTAINMENT: اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا سب سے بڑی چیز ہے:

Tauba-9:72. “Allah hath promised to believers men and women gardens under which rivers flow to dwell therein and beautiful mansions in gardens of everlasting bliss. **But the greatest bliss is the Good Pleasure of Allah: that is the supreme felicity (achievement).**” — A. Yusuf Ali.

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكَنٌ طَيِّبٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (72)

(Has been) promised (by) Allah (to) the believing men and the believing women Gardens and the gardens underneath it from flow Gardens and the gardens of everlasting bliss (of) But the pleasure of Allah (is) greater (is) the success it That (72)

ان ایمان دار مردوں عورتوں سے اللہ نے ان جناتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہریں گی۔ جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان جنتوں میں ہیں اور اللہ کی رضا مندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔

(12): MEANING OF TAQWA AND MOTAQQI: تقویٰ اور متقی کا مفہوم

The dictionary meaning of piety (taqwa) is: The quality or state of being pious; dutifulness in religion; reverence of God. A Muttaqī (متقی) is a person who has Taqwā—that is, deep God-consciousness, awareness, and fear of Allah that leads them to avoid sin and do what pleases Him.

شناسی، بیداری اور اللہ کا خوف جو اسے گناہ سے بچنے اور اس کی خوشنودی کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔
Baqra-2:2-5. “This is the Book about which there is no doubt, **a guidance for those conscious of Allah¹**. Who believe in the unseen, establish prayer, and spend out of what We have provided for them; And who believe in what has been revealed to you, [O Muḥammad], and what was revealed before you, and of the Hereafter they are certain [in faith]. Those are upon [right] guidance from their Lord, and it is those who are the successful.”

” [Sahih International] Footnote-1: Literally, “those who have taqwā,” i.e., who have piety, righteousness, fear and love of Allāh, and who take great care to avoid His displeasure.” — Saheeh International

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْتُونَ زَكَاةً وَيَسْتَعِينُونَ ۝ فِي السُّبُحِ وَالْعِشَاءِ وَالْأَصْوَادِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ (3) they spend We have provided and out of what the prayer and establish in the unseen believe Those who (2) for the God-conscious a Guidance in it doubt no (is) the book That وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مِمَّا آتَاكَ مِن قَبْلِكَ وَيَاكَرُونَ ۝ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ (5) (are) the successful they and those their Lord from Guidance (are) on Those (4) firmly believe they and in the Hereafter before you from was sent down and what to you (is) sent down in what believe And those who ones

اس کتاب (کے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ پہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔ [۱] جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے دیتے رہتے ہیں۔ [۲] اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف اتارا گیا اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور خرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ [۳] یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں۔ [۴]

WHO IS THE MOST NOBLE PERSON IN SIGHT OF ALLAH? اللہ کی نظر میں سب سے شریف شخص کون ہے؟

The most noble person is the righteous (Motaqqi). سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو متقی ہے۔

Hujurat-49:13. “O mankind! indeed We have created you from male and female and made you peoples and tribes that you may know one another. Indeed, **the most noble (honoured) of you in the sight of Allah is the most righteous¹ of you**. Indeed, Allah is Knowing and Aware.” [Saheeh International]. [Footnote-1: Taqwa = Fear of Allah, guarding one's tongue, hand, and heart from evils and righteousness.]

يَتَأْتِيهَا الْبَنَاتُ إِنَّنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاهُ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
 that you may and tribes nations and We made you and a female a male from created you Indeed, We O mankind O mankind
 how one another

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (13) ALL-Aware ALL-Knower (is) Allah Indeed most (is the) righteous of you Allah near most noble (the) of you

اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو تمہاری جماعتیں اور قبیلے بنا دیئے ہیں اللہ کے نزدیک تم سب میں سے بڑا بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقیناً مافوق اللہ دانہ اور باخبر ہے

NOTE: The dictionary meaning of piety is **dutiful devotion to God and observance of religious principles.**

This also explains Surah Al-Hujurat (49:13): "Atqākum" (the one with the greatest taqwā) is the person of the highest honor and degree before Allah. Thus, taqwā has degrees, and those degrees are reflected in a person's faith, character, and actions.

اس سے سورۃ الحجرات (49:13) کی بھی وضاحت ہوتی ہے: "اتقاکم" (یعنی سب سے زیادہ تقویٰ رکھنے والا) ہی اللہ کے نزدیک اعلیٰ ترین عزت اور مرتبے کا حامل شخص ہے۔ چنانچہ تقویٰ کے درجات ہوتے ہیں اور یہ درجات انسان کے ایمان، کردار اور اعمال میں جھلکتے ہیں

HOW TO SEEK THE PLEASURE OF ALLAH: اللہ کی رضا کیسے حاصل کی جائے:

Baiyinah-98:7-8. "Indeed, they who have **believed and done righteous deeds** - those are the **best of creatures**. Their reward with their Lord will be gardens of perpetual residence beneath which rivers flow, wherein they will abide forever, **Allāh being pleased with them and they with Him. That is for whoever has feared his Lord.**" — Saheeh International. "

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ جَزَاءُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا وَاُولَٰئِكَ لَمَنْ خَافَ رَبَّهُ (7) (of) the creatures (are the) best they those righteous deeds and do believe those who indeed

الأنهار الخالدين فيها أبداً رضى الله عنهم ورضوا وأولئك لمن خاف ربه (8) his Lord feared (is) for whoever That with Him and they (will be) with them Allah (will be) pleased forever therein will abide

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور سنت کے مطابق نیک عمل کئے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس جنتی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور یہ اس لئے ہے اس لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرے

Rum-30:38. "So give your close relatives their due, as well as the poor and the 'needy' traveller. **That is best for those who seek the pleasure of Allah,**¹ and it is they who will be successful." [Khattab] [

فَاتِذَا الْقَرُوبَىٰ سَعَتْهُ وَالْيَتَامَىٰ وَانِ السَّابِقِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (38) (are) the successful they And those (of) Allah (the) Countenance desire for those who (is) best That and the wayfarer and the wayfarer and the poor his right the relative the relative So give ones

Translation by Maudoodi:

بپس دے دے مومن ارشستہ دار کو اس کا حق دے اور یتیم و مساکین کو

(دس کا شیئ) یہ طریقہ بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں، اور وہی فلاح پانے والے ہیں

(13): BENEFITS IN LIFE: زندگی میں فوائد

FRIENDS OF ALLAH: اللہ کے دوست

Jathiyah -45:19. "Indeed, they will never avail you against Allāh at all. And indeed, the wrongdoers are allies of one another; but **Allāh is the protector (friend) of the righteous.**" — Saheeh International. (See also Baqra-2:257 and Imran-3:68)

إِنَّهُمْ لَنْ يَنْفَعُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (19) (of) the righteous (is the) Protector and Allah (of) others (are) allies some of them the wrongdoers And indeed (in) anything Allah against you will avail never Indeed, they

یاد رکھو یہ لوگ اللہ کے کسی عذاب کو تجھ سے ہٹا نہیں سکتے۔ سمجھ لے کہ ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پیروز مکاروں کا رفیق اللہ تعالیٰ ہے

NO FEAR NO GRIEF IN LIFE: زندگی میں کوئی خوف نہ غم:

Yunus-10-62-64. "Behold! verily on the **friends of Allah** there is **no fear nor shall they grieve**; Those who believe and (constantly) guard against evil (have taqwa, yattaqoona). For them are Glad Tidings (good news) in the life of the Present and in the Hereafter: no change can there be in the Words of Allah. This is indeed the supreme Felicity (triumph)." — [A. Yusuf Ali]

آلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) conscious (of) Allah and are believe Those who will grieve they and not upon then fear (there will be) no (of) Allah (the) friends Indeed No doubt

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا يَتَغَيَّرُ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (64) the great the success is That (of) Allah (is there) in the change No the Hereafter and in (of) the world the life in (are) the glad tidings For them Words

خبردار رہو کہ جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان پر کسی قسم کا خوف و ہراس نہیں نہ وہ غمگین ہونگے ○ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی کلام الہی کے لئے کوئی تبدیلی نہیں یہی تو زبردست کامیابی اور مقصدوری ہے ○

حفاظت کے بارے میں قرآن کا حکم

Nahl-16:81. "And Allah has provided you shade (various means of protection) out of what He created, and has given you shelter in the mountains. He has also provided you with clothes protecting you from the heat 'and cold', and armour shielding you in battle(violence). This is how He perfects His favour upon you, so perhaps you will 'fully' submit 'to Him'." [Khattab] [Similar verses-Anbiya-21:80, making body armour for protection]

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا
shelters the mountains from for you and (has) made shades He created from what for you made (has) And Allah
وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذَلِكَ
Thus from your (mutual) to protect you and garments the heat (from) to protect you garments for you and (has) made
violence
يُسِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ
(81) submit so that you may upon you His Favor He completes

اللہ نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آئیں وہ اسی طرح اپنی پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ ○

SEEKING ALLAH'S BOUNTY: اللہ کے فضل کی تلاش

Jumuah-62:10. "And when the Prayer is finished, then may ye disperse through the land, and seek of the Bounty of Allah. and celebrate (remember) the Praises of Allah often (and without stint): that ye may prosper." [A. Yusuf Ali]

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
(10) succeed so that you may much Allah and remember (of) Allah (the) Bounty from and seek the land in then disperse the prayer is concluded Then when

پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بہ کثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ○

Allama Iqbal's concept of the "SEEKING OF THE HIGHEST OF HIGH".



منزل سے آگے بڑھ کر منزل تلاش کر
مل جائے تجھ کو دریا تو سمندر تلاش کر
سجدوں سے تیرے کیا ہوا صدیاں گزر گئیں
دنیا تیری بدل دے وہ سجدہ تلاش کر۔



BRIEF: مختصر

HUMAN EFFORT + ALLAH'S GRACE → SUCCESS
INTENTION + FAITH-49:14-15 + FEAR OF ALLAH-59:18 + RIGHTEOUSNESS-2:177 → TAQWA-2:2-3
ایمان - 49:14-15 + اللہ کا خوف - 59:18 + نیکی - 2:177 < تقویٰ - 2:2-3
THE NOBLE PERSON (49:13) = MOTAQI = ALLAH BEING PLEASED WITH THEM (98:7-8)
معزز شخص (49:13) = متقی = اللہ ان سے راضی ہے (98:7-8)

TAQWA-2:2-3 + RIGHTEOUS DEED-2:177 → PLEASURE OF ALLAH-98:7-8. (PARADISE)

تقویٰ + عمل صالح ← اللہ کی رضا (جنت)

Compiled by:
Md Shoaib Khan
M.Sc(Math). Rtd. IPS.
Mail: Shoaib_khan567@yahoo.com
Free Website: www.reasoningmath.com
www.Elmdeen.com